موجودہ حالات میں مسلمان کیا کریں؟

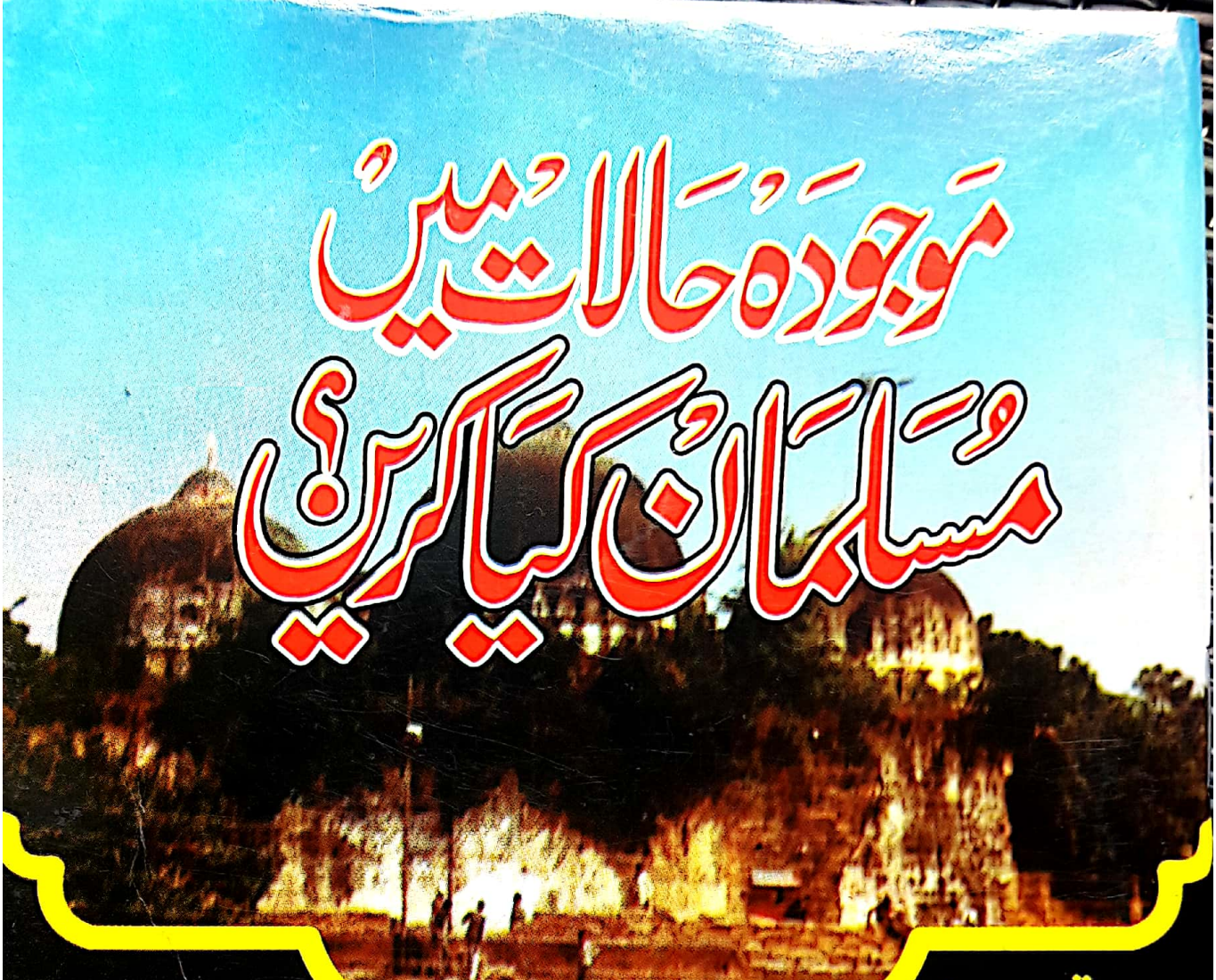

تین طلاق

بابری مسجد

یکساں سول کوڈ

ماب لنچنگ

NRC

از

علماء و مشائخ اہلسنت

ناشر

جماعت رضائے مصطفیٰ جہاں آشر

www.tajushshariya.com

Scanned by CamScanner

بفیض مروحانی

نبیرۂ اعلیٰ حضرت تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں
قادری برکاتی ازہری بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ستاتے ہیں بہت اعدائے دیں تیرے غلاموں کو
پریشاں حال امت ہے شہ ہر دوسرا اٹھیے
(حضور شیر بیشۂ اہلسنت علیہ الرحمہ)

بابری مسجد! تین طلاق! ماب لنچنگ! این آر سی! یکساں سول کوڈ!

موجودہ حالات میں

مسلمان کیا کریں؟

ناشر: جماعت رضائے مصطفیٰ مہاراشٹرا
زیر اہتمام: تاج الشریعہ ویب ٹیم بریلی شریف
Tajushshariya Web Team, Bareilly Sharif
www.Tajushshariya.com (+91) 9657861546

Scanned by CamScanner

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

اب آپ ہی سنبھالیں تو کام اپنے سنبھل جائیں
ہم نے تو کمائی سب کھیلوں میں گنوائی ہے
(سرکار اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ)

نام کتاب : موجودہ حالات میں مسلمان کیا کریں
صفحات : چونسٹھ (۶۴)
ناشر : جماعت رضائے مصطفےٰ، مہاراشٹر
اشاعت بموقع : عرس رضوی ۲۵ رصفر المظفر ۱۴۴۱ھ، اکتوبر ۲۰۱۹ء

نصف قیمت (50% Discount)

آپ اس کتاب کو ہندوستان میں کہیں بھی گھر بیٹھے منگوا سکتے ہیں۔
زیادہ تعداد میں منگوانے پر زیادہ رعایت ملے گی۔
فتاویٰ تاج الشریعہ، فتاویٰ رضویہ، حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کی تمام کتابیں
فتاویٰ مفتی اعظم، فتاویٰ حجۃ الاسلام، فتاویٰ بحر العلوم، رسائل رضویہ، رسائل مفتی اعظم
بہار شریعت، قانون شریعت، حدائق بخشش، سفینہ بخشش، نوری محفل اور حدیث کی
کوئی بھی کتاب گھر بیٹھے آدھی قیمت میں حاصل کرنے کیلئے
صرف واٹس ایپ کیجیے۔
(+91) 9657861546
Email: info@Tajushshariya.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض ناشر

اس وقت دنیا میں ہر جگہ مسلمانوں پر روز بروز نت نئے مسائل اور آفتوں اور مصیبتوں کا سلسلہ دراز نظر آرہا ہے۔ ہمارے اپنے ملک میں شہادتِ بابری مسجد، تین طلاق، ماب لنچنگ این آر سی اور اب یکساں سول کوڈ کے فتنے کی آہٹ سنائی دے رہی ہے۔ ایسے حالات میں قوم کے نام نہاد لیڈر اور صلح کلیت کے علمبردار رہنما مسلمانوں کو شریعت کی بجائے اپنی غلط سوچ وفکر پر چلانے کی کوشش کر رہے ہیں جسکی وجہ سے مسائل مزید بڑھ رہے ہیں۔ آخر مسلمانوں کیلئے صحیح راستہ کیا ہے؟ اس تعلق سے اکابر علماء ومشائخ اہلسنت کے انتہائی قیمتی پیغامات پر مشتمل یہ کتاب جماعت رضائے مصطفےٰ کی جانب سے عوام کی خدمت میں پیش کی جارہی ہے اس امید کے ساتھ کہ شاید یہ مسلمانوں کی ہدایت کا سبب بنے اور اس پر آشوب دور میں انھیں اپنی کھوئی ہوئی منزل کا صحیح پتہ دے اور مسائل کے حل کا راستہ بتادے۔ آمین

معزز علمائے دین، مقررین اور بالخصوص ائمہ مساجد سے ہم گذارش کرتے ہیں کہ اس کتاب کے مضمون کو قسط در قسط اپنی تقریروں میں بیان کر کے عوام تک پہنچائیں اور انھیں اس پر عمل کرنے کی ترغیب دلائیں۔ اسی طرح اہل خیر حضرات سے گزارش ہے کہ اس کتاب کو حاصل کر کے، علماء، ائمہ اور عوام تک زیادہ سے زیادہ تعداد میں پہنچانے کی کوشش کریں۔

اس کتاب کی اشاعت کیلئے ہم خلیفۂ حضور بدر ملت علیہ الرحمہ مولانا عبد الصمد قادری (اورنگ آباد، بہار) مفتی اختر رضا مصباحی وجناب ندیم رضوی (جماعت رضائے مصطفےٰ ممبئی) جناب حسین طاہر بیگ (اندھیری، ممبئی) قاری فرید عالم زیدی اور بالخصوص جناب اخلاق احمد رضوی (این جی این، ممبئی) کے شکر گزار ہیں کہ ان حضرات کے قیمتی مشوروں اور خصوصی تعاون سے اس کتاب کے مضامین فراہم ہوئے اور اشاعتی مراحل طے ہوئے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ان سب کو بہترین جزا عطا فرمائے اور دارین کی سعادتوں سے نوازے۔ آمین

خادم مسلک اعلیٰ حضرت: عبد الرحمن تابانی برکاتی رضوی (9552831831)

Scanned by CamScanner

پیغامِ امام اہلسنت امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ

اصلِ اعظم

''سب سے زیادہ اہم، سب کی جان، سب کی اصل اعظم وہ دینِ متین تھا جس کی رسّی مضبوط تھامنے نے اگلوں کو اُن مدارجِ عالیہ پر پہنچایا، چار دانگِ عالم میں ان کی ہیبت کا سکہ بٹھایا، نانِ شبینہ کے محتاجوں کو بلند تاجوں کا مالک بنایا اور اُسی کے چھوڑنے نے پچھلوں کو یوں چاہِ ذلت[1] میں گرایا۔

فانا للہ وانا الیہ راجعون، ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم''

(فتاویٰ رضویہ غیر مترجم، جلد ۱۲ صفحہ ۱۷۸)

[1] چاہِ ذلت: ذلت کا کنواں

ارشاد حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان

ذکرِ الٰہی

''حدیث میں ہے کہ ما شیء انجی من عذاب اللہ من ذکر اللہ یعنی اللہ کے عذاب سے بچانے والی ذکرِ الٰہی سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں۔ اللہ اکبر۔ اور ذکرِ الٰہی کا مرتبہ یہ ہے کہ جب بندہ مومن اللہ کا ذکر کرتا ہے اور کرتا رہتا ہے تو اس کے دل میں ایسی جلا پیدا ہوتی ہے، ایسی نورانیت پیدا ہوتی ہے کہ اس نورانیت کا جلوہ جب اس کے چہرے پر ظاہر ہوتا ہے تو دوسرے جو کبھی اللہ کو یاد نہیں کرتے ہیں، چہرہ دیکھتے ہیں تو اللہ یاد آجاتا ہے۔''

(ماخوذ از آڈیو کلپ)

Scanned by CamScanner

پیغامِ قائد ملت شہزادۂ تاج الشریعہ

حضرت علامہ مفتی محمد عسجد رضا خاں قادری مدظلہ العالی، بریلی شریف

اپنے کردار کو بلند کرو!

''مسلمانو!'' تم گھبراؤ مت! ڈرو مت! تم اپنے کردار کو ویسا کرو جیسا ۳۱۳ کا کردار تھا۔ جیسا صحابہ کرام کا کردار تھا، جیسا تابعین کا تھا، جیسا غوث اعظم کا کردار تھا۔ (تم ہو بہو ان کے تقویٰ اور کردار کے مطابق) چل نہیں سکتے لیکن ان کے نقش قدم پر (حسبِ استطاعت) چلنے کی کوشش کرو۔ (پھر) تمہارا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ آج (جو دشمن) تم پر حاوی ہونے کی کوشش کر رہے ہیں، حاوی نہیں ہو سکتے (کیونکہ) اللہ کا وعدہ ہے (جیسا کہ ارشاد قرآن ہے وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ یعنی اور نہ سستی کرو اور نہ غم کھاؤ، تم ہی غالب آؤ گے اگر ایمان رکھتے ہو۔ سورۃ آل عمران آیت 139)

ہاں! تم پر کوئی حاوی نہیں ہو سکتا۔ تم نے کلمہ ان کا پڑھا ہے۔ ارے ان (تمہارے دشمنوں) کے تو گھر کی روٹی تمہارے نام سے چلتی ہے۔ ہاں! ان کو دانہ پانی تمہاری وجہ سے ملتا ہے۔ تمہیں گالی دے کے انھیں چند ووٹ مل جاتے ہیں۔ تمہیں پریشان کر کے ان کا دانہ پانی چلتا ہے۔ تو سنو! تم گھبراؤ مت! اپنے کردار کو اونچا کرو۔ ہاں! اپنے کردار کو اونچا کرو۔''

(ماخوذ از خطاب بموقع عرس تاج الشریعہ ۶ ذی قعدہ ۱۴۴۰ھ بمقام بریلی شریف)

سبحان اللہ! مگر اب ذہن میں سوال یہ اٹھتا ہے کہ آخر کردار کو کیسے اونچا کیا جائے؟ اپنے اندر کیا تبدیلی لائی جائے؟ اسی بات کو سمجھنے کیلئے ورق اُلٹیے اور اکابر علماء و مشائخ کی زبانی اس کی تفصیل ملاحظہ کیجیے۔۔۔

پیغامِ جانشینِ صدر الشریعہ

محدث کبیر حضرت علامہ مفتی محمد ضیاء المصطفیٰ قادری مدظلہ العالی

''تم یہ کہتے ہو کہ علماء اس وقت کچھ کیوں نہیں بولتے۔۔۔؟

یا اللہ! ہم تمہیں ایک مرتبہ نہیں، ہزار مرتبہ اپنے تشخص کو زندہ رکھنے کی تلقین کر چکے۔ اور تو اور۔۔۔ ہماری جیسی جو نماز پڑھتے ہیں، اور جو ہماری جیسی تلاوت کرتے ہیں، ہماری جیسی مسجدیں بناتے ہیں، ہمارے جیسے جو مینارے اونچے کرتے ہیں، ہمارے قبلے کی طرف نماز پڑھتے ہیں، ہماری جیسی اذانیں دیتے ہیں۔ ہم ان سے تو روکتے ہیں، اور تم بھاگ بھاگ کر۔۔۔ چلے جاتے ہو۔

تم ذرا سوچو! کتنی مرتبہ ہم نے تلقین کی کہ اپنا مذہبی تشخص تو قائم رکھو۔۔۔ اگر تمہارا تشخص قائم رہے گا، تم زندہ رہو گے۔

مٹانے والے مٹ جائیں گے۔ سمجھ گئے آپ؟

اور ہم کو وہ جانتے ہوئے مٹا دے۔۔۔؟

تو خدا کی قسم ہم نہ مٹیں گے، بلکہ وہ خود مٹے گا۔

قتل حسین اصل میں مرگ یزید ہے اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد''

(ماخوذ از خطاب مورخہ ۲۷ محرم ۱۴۴۱ھ بمقام مالیگاؤں)

Scanned by CamScanner

قہرِ الٰہی سے نجات کا راستہ

حضور بدر ملت علیہ الرحمہ

نبّاض قوم وملت، شیدائے اعلیٰ حضرت، خلیفۂ حضور مفتی اعظم وشیر سنت، مصنف سوانح اعلیٰ حضرت حضور بدر ملت، حضرت مولانا بدرالدین قادری علیہ الرحمۃ والرضوان نے قرآن واحادیث اور ائمہ کرام کے فرمان کی روشنی میں قہر الٰہی سے بچنے کا جو راستہ بتایا ہے اس میں مسلمانوں کیلئے ہدایت کا سامان موجود ہے جو ان کی مصیبتوں کے سدباب کا ذریعہ بن سکتا ہے۔ لہٰذا اس کے ایک ایک لفظ کو بغور پڑھیں اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔

قرآن مجید نے زمانہ قدیم کے بنی اسرائیل یعنی یہودیوں کی جو تصویر پیش کی ہے اس سے واضح ہوتا ہے کہ یہ لوگ خودسری اور سرکشی میں بہت آگے تھے۔ انہوں نے حلال و حرام کا امتیاز ختم کر دیا تھا۔ قہر الٰہی سے نڈر ہو کر جو دھاندھلی چاہتے تھے کر بیٹھتے تھے۔ ان کی گستاخانہ طبیعت کا عالم یہ تھا کہ حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کو حق گوئی کی وجہ سے قتل وشہید کر دیا کرتے تھے۔ (جیسا کہ بنی اسرائیل نے صبح کو ایک ساعت میں ۴۳ نبیوں کو شہید کیا پھر جب شام کو ان میں سے ۱۱۲ عابدوں نے اٹھ کر انہیں نیکیوں کا حکم دیا اور بدیوں سے منع کیا تو اسی شام کو انہیں بھی شہید کر دیا۔ کنز الایمان تفسیر پ ۳ رکوع ۱۱) اللہ تعالیٰ نے اس کفر وطغیان والی قوم پر طرح طرح کا عذاب نازل فرمایا۔ اسی ظلم وعدوان والی قوم کے کثیر افراد سور اور بندر بن کر ہلاک ہوئے۔ بار بار قہر الٰہی نے اس قوم کو راہِ مستقیم پر چلنے کی ہدایت کی۔ لیکن کفران وعصیان کی عادی قوم نے راہِ حق اختیار نہ کی پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو راندۂ درگاہِ الٰہی بنا کر ان پر ذلت ورسوائی کی مہر لگا دی۔ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ عَذَابِہٖ وَقَھْرِہٖ وَسَخَطِہٖ بِجَاہِ حَبِیْبِہٖ رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

افسوس اور صد ہزار افسوس کہ اب اس موجودہ زمانے میں اکثر مسلمانوں کے طرز زندگی پر

یہودی قوم کے مزاج وذہنیت کی گہری چھاپ پڑ گئی ہے۔ یوں تو زمانہ گزشتہ میں بھی مسلمانوں کے بعض افراد سے خطا وقصور، فسق وفجور صادر ہوتا تھا مگر وہ نافرمانی اور سرکشی پر اتنا دلیر وجری نہیں تھے جتنا دور حاضر کے عام مسلمان احکام شرعیہ کے سامنے ڈھیٹائی شوخی اور لاپرواہی دکھا رہے ہیں۔ ہم ذیل میں احکام دینیہ کی مخالفت کی ایک مختصر تفصیل پیش کر رہے ہیں:

(۱) احکام دینیہ میں سب سے اہم حکم یہ تھا اور ہے کہ مسلمان سرکارِ مصطفی ﷺ کو اپنا آقا و مولیٰ، حاکم وفرماں روا سمجھیں اور مانیں اور سرکار کی تعظیم ومحبت کو اپنے تمام امور میں بالا رکھیں کیونکہ سرکار کی تعظیم ومحبت کی برکت سے مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کی پہچان ملے گی، اللہ تعالیٰ کی عظمت وجلال پر ایمان نصیب ہوگا۔ دین کا نور حاصل ہوگا۔ دلوں میں اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا ہوگا۔ آخرت کے سدھار کی فکر ہوگی۔ لیکن مسلمان کہلانے والوں نے اس اسلامی تعلیم کی کھلے عام مخالفت کی اور دہریہ، نیچری، ملحد، وہابی بن کر اسلامی وحدت کا شیرازہ بکھیر کر رکھ دیا۔ چنانچہ آج کا کلمہ گو دہریہ نیچری نیوٹن اور ڈارون کے جھوٹے ملمع ساز فلسفہ سے خوب دل چسپی رکھتا ہے لیکن بارگاہ رسالت سے اسے کوئی وابستگی نہیں۔ اور رہا اللہ تعالیٰ کو پہچاننا اور ماننا تو اس مسئلہ میں ہر دہریہ نرا گھامڑ، خالص احمق اور دیہاتی گاڑی بانوں سے بھی بڑھ کر گنوار اور نادان ہے۔

اور سنئے! ایک جھوٹا وہابی، فلسفۂ یورپ کا سچا پجاری، اپنی کتاب "مدوجزر اسلام" (مسدس حالی) میں اعلان کرتا ہے کہ سرکار مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا ہے کہ:

اے لوگو!

نہیں بندہ ہونے میں کچھ مجھ سے کم تم
کہ بے چارگی میں برابر ہیں ہم تم
مجھے حق نے دی ہے بس اتنی بزرگی
کہ بندہ بھی ہوں اس کا اور ایلچی بھی

(مسدس حالی ص: ۱۷)

واقعی سچ کہا کسی نے کہ یہ وہابی شاعر، مخلوق الٰہی ہونے میں سور سے کم نہیں اور بے

Scanned by CamScanner

حیائی میں یہ وہابی شاعر اور سور کانٹے کی تول برابر ہیں۔ نہیں نہیں بلکہ یہ شاعر بے حیائی میں سور سے بھی زیادہ بے شرم ہے۔ کیوں کہ اسے اگر اللہ و رسول جلّ جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ بھی حیا ہوتی تو اپنے ذاتی، من گڑھت عقیدہ کو سرکار مصطفیٰ ﷺ کا قول نہ ٹھہراتا۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ جس سرکار کو اللہ تعالیٰ قادر و توانا نے کتاب الٰہی کی تعلیم دے کر تصرفات کونیہ پر قابو عطا فرمایا۔ جس سرکار کو چاند اور سورج پر اختیار دیا۔ جس سرکار نے اپنے رب جل جلالہ کے اذن سے چاند کے دو ٹکڑے کئے۔ جس سرکار نے اپنے رب تبارک وتعالیٰ کی پروانگی سے اپنی نورانی انگلیوں سے پانی کے دھارے بہائے جس سرکار نے اپنے خالق و مالک جل شانہ کی بخشی ہوئی قدرت سے ڈوبے ہوئے سورج کو الٹے پیر واپس کیا۔ کیا وہ سرکار اور وہابی نابکار دونوں بیچارگی میں برابر ہو سکتے ہیں۔

پھر جس سرکار کو اللہ تعالیٰ نے فرماں روائی اور حاکمیت کی بزرگی عنایت کی، جس سرکار کو اللہ تعالیٰ نے رحمۃ للعالمین کی انفرادی فضیلت بخشی، جس سرکار کو اللہ تعالیٰ نے وصف خاتم النبیین کا امتیازی تاج عطا فرمایا، جس سرکار کو رب العزت سبحانہ تعالیٰ نے اسریٰ اور معراج آسمانی کا خصوصی شرف بخشا، ایسے سرکار کے حق میں وہابی مکاریہ تاثر دے رہا ہے کہ جناب مصطفیٰ اور عام انسانوں کے درمیان صرف اتنا فرق ہے کہ عام انسان ایلچی نہیں اور سرکار مصطفیٰ ﷺ ایلچی ہیں اور یہ کہ سرکار کو اللہ تعالیٰ نے ایلچی کے سوا اور فضیلت اور بزرگی نہیں بخشی ہے۔ (لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الْکٰذِبِیْنَ)

آہ اور صد آہ! دینی ایمانی تعلیم تو یہ تھی وَتُعَزِّرُوْہُ وَ تُوَقِّرُوْہُ (پ ۲۶ رکوع ۹ آیت ۹۰) یعنی رسول کی تعظیم و توقیر کرو۔ لیکن ارشادِ قرآن کے مقابلے میں نیچری وہابی کتنی ہولناک مخالفت کر رہے ہیں!

اور سنئے غیر مقلدین اور دیابنہ کے پیشوا ملا اسمٰعیل دہلوی نے اپنی کتاب ''تقویۃ الایمان'' میں محبوبان بارگاہ الٰہی حضرت سرکار مصطفیٰ ﷺ و حضرات انبیائے کرام علیہم السلام کو اللہ تعالیٰ کی شان بیان کرنے کی آڑ میں ذرہ ناچیز سے کمتر، چمار سے بڑھ کر ذلیل اور اپنا بھائی قرار دیا ہے۔ اور یہ بھی ملاحظہ کیجئے کہ دیابنہ کے مقتدیٰ شیخ الوہابیہ ملا رشید احمد

گنگوہی نے اپنی مصدقہ کتاب ''براہین قاطعہ'' ص ۵۱ میں سرکار اعلم الخلائق جناب مصطفیٰ ﷺ کے علوم کے مقابلے میں شیخ مجدی ابلیس لعین کے علم کو وسیع مان کر سرکار کو گالی دی۔ اور استاذ الوہابیہ ملا اشرف علی تھانوی نے ''حفظ الایمان'' ص ۸ میں سرکار مصطفیٰ ﷺ کے علوم غیبیہ کو بچوں، پاگلوں، جانوروں، چوپایوں کے علوم کی طرح قرار دے کر سرکار کی شان میں شدید گستاخی کی۔ ملا گنگوہی و ملا تھانوی صاحبان کی ان کھلی ہوئی گستاخیوں کے سبب مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے اکابر علمائے اسلام نے فتاویٰ حسام الحرمین میں حکم شرعی صادر کیا کہ ملا رشید احمد گنگوہی اور ملا اشرف علی تھانوی نے چونکہ سرکار مصطفیٰ ﷺ کی شان میں گستاخی کی ہے اس لئے یہ دونوں خارج از اسلام کافر و مرتد ہیں اور جو شخص ان گستاخانہ اقوال پر آگاہ ہوتے ہوئے ان کو کافر نہ مانے تو بحکم شریعت وہ بھی کافر ہے۔

اللہ اللہ! جس سرکار کی تعظیم کے لئے قرآن مجید نے سرکار کے حق میں رَاعِنَا کا لفظ بولنے سے ممانعت کی اور اس جگہ اُنْظُرْنَا کہنے کی تعلیم دی تھی۔ آج یہودی مزاج مسلمان کہلانے والے قرآنی تعلیم کی مخالفت کرتے ہوئے اسی سرکار کو گالیاں دیتے ہیں بلکہ کتابوں میں لکھ کر چھاپتے اور شائع کرتے ہیں۔ فَاِلَی اللّٰہِ الْقَھَّارِ الْجَبَّارِ الْمُشْتَکٰی

(۲) کتاب الصَّوَارِمُ الْھِنْدِیَہ میں ڈھائی سو سے زائد علمائے ہندوستان و پاکستان نے مسلمانوں کو بتایا تھا کہ وہابی دیوبندی سرکار مصطفیٰ ﷺ کی عزت و عظمت کے دشمن ہیں۔ بارگاہ رسالت کے غدار ہیں، کئی ایک عقائد ضروریہ دینیہ کے منکر ہیں۔ پھر انہیں علمائے اسلام نے یہ فتویٰ صادر کیا تھا کہ وہابی دیوبندی بارگاہ رسالت میں کھلی کھلی گستاخیوں کے سبب بحکم شریعت کافر و مرتد ہیں، ان سے اسلامی رشتہ قائم کرنا حرام ہے، ان کو بیٹی، بہن دینا اور ان کی بیٹی بہن لانا ہرگز جائز نہیں۔ ان کے پیچھے نماز ادا کرنا حرام و باطل ہے، ان سے میل جول، اور دوستی کرنا دین کے حق میں زہر قاتل ہے۔ لیکن آج کا دنیا دار مسلمان ان احکام شرعیہ کی مخالفت کرتے ہوئے دشمنانِ رسول وہابیوں سے میل جول رکھتا ہے۔ ان کے پیچھے نماز ادا کرتا ہے، ان کے یہاں اپنی بیٹی بہن دیتا ہے، ان کی بہن بیٹی لا کر اپنی بہو بناتا ہے ان سے اپنے بچوں کو تعلیم دلواتا ہے۔ حاصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب پیارے نبی سرکا

Scanned by CamScanner

مصطفیٰ ﷺ سے رشتہ کاٹ کر سرکار کے دشمنوں سے رشتہ جوڑتا ہے اور پھر بھلا چنگا مسلمان کہلاتا ہے۔ یہ ہے یہودیت کی گہری چھاپ جسے شیطان لعین نے دنیا کے پرستار مسلمانوں کے دل و دماغ پر چھاپ دیا ہے۔

(۳) اسلامی تعلیم تو یہ تھی کہ مسلمان اپنا بدن پاک و طاہر رکھیں، پابندی سے نماز پڑھیں، قران مجید کی تلاوت کریں، رمضان شریف کا روزہ رکھیں، زکوٰۃ کے لئے عربی سال کے مہینے کی کوئی تاریخ مقرر کرلیں اور ہر سال اسی تاریخ پر اپنے پورے مال کی زکوٰۃ نکال کر مستحق کو سپرد کردیں۔ زمین کی پیداوار کا عشر یعنی کل غلہ کا دسواں، بیسواں ادا کردیں۔ ہمیشہ سچ بولیں، جھوٹ سے پرہیز کریں۔ زبان سے فحش لفظ نہ نکالیں۔ آپس میں گالی گلوچ نہ کریں۔ اسلامی لباس پہنیں۔ فاسقوں اور کافروں کی وضع قطع سے اجتناب کریں۔ داڑھیاں نہ منڈائیں۔ بلکہ شرع کے مطابق ایک مشت رکھیں۔ ایک مشت سے کم نہ کریں۔ نکاح بیاہ کے موقع پر پاگل بن کر ناچ نہ کرائیں۔ گانے باجے کی دھوم نہ مچائیں۔ لڑکے والے کو رشوت دے کر اور تلک چڑھا کر رشتہ نہ طے کریں۔ سنیما نہ دیکھیں۔ اپنی بہو، بیٹی، بہن بیوی کو سنیما گھر پہنچا کر بے حیا نہ بنائیں۔ غیر مردوں سے اپنی عورتوں کو پردہ کرائیں۔ منکوحہ عورت کا بغیر طلاق ہوئے دوسرے سے نکاح نہ ہونے دیں۔ جو شخص شریعت کے مسئلہ میں دھاندھلی کرتا ہو سب مل کر اس کا بائی کاٹ کریں۔ پنچایتی شکل میں اس پر اتنی سختی کریں جس سے مجبور ہو کر وہ شریعت کے دائرے میں آجائے۔

یہ تھے اسلامی معاشرہ کو برپا رکھنے کے شرعی احکام، لیکن یہودی مزاج مسلمان اَللّٰہُ قَھَّارٌ وَّ جَبَّارٌ جَلَّ شَانُہٗ کی عتاب و عذاب سے بے خوف ہو کر بری طرح ان احکام شرعیہ کی کھلے عام مخالفت کر رہے ہیں۔ چنانچہ کافرانہ طرز زندگی اختیار کرنے والے مسلمان پیشاب کرنے کے بعد نہ تو پانی سے طہارت کرتے ہیں نہ ڈھیلے یا پتھر سے پاک کرتے ہیں۔ ان کا کپڑا نجس اور جسم ناپاک رہتا ہے۔ مسجدیں نماز کو ترستی ہیں لیکن ظالم فاسق مسلمانوں کو ان پر رحم نہیں آتا۔ پڑھے لکھے ستم گر یہودی صفت مسلمانوں کو قرآن مجید تلاوت کرنے کا موقع نہیں ملتا۔ لیکن جاسوسی، رومانی، تاریخی، ناول افسانہ، ماہنامہ، ہفت روزہ اخبار پڑھے

بغیر ان کا دانہ ہضم نہیں ہوتا۔ رمضان شریف کے مہینے میں دن میں یہودی مزاج مسلمان کھلے عام، پان، بیڑی، سگریٹ استعمال کر کے ماہ مبارک کا مذاق اڑاتے اور روزہ دار مسلمان کو چڑھاتے ہیں۔

مالدار دھاندھلی باز ظالم مسلمان تاؤ میں آکر خلاف شرع کاموں میں تو پانی کی طرح روپیہ بہاتے ہیں لیکن دین و مذہب کے معاملے میں اگر روپیہ خرچ کرنا پڑے تو ان کو بخار آجائے۔ اور زکوٰۃ جس کا ادا کرنا ان پر شرعاً فرض ہے، اس کو تاوان سمجھتے ہیں۔

مسلمان کہلانے والے ظالم کسان بیمار پڑ کر اور اپنے پٹی داروں سے لڑائی ٹھان کر ڈاکٹر کی جیب اور تھانہ والوں کی تھیلی نوٹوں سے بھر دیتا ہے لیکن غلہ کا عشر ادا کرنے کو کہا جائے تو اس کو موت آجاتی ہے۔ آج مسلمان کہلانے والوں میں فی ہزار پانچ نفر مشکل سے ملیں گے جو سچ بولنے کی عادت رکھتے ہیں۔ باقی نو سو پنچانوے وہ ہیں جن کیلئے جھوٹ دال روٹی کی طرح غذا ہے۔ مسلمان کہلانے والا وکیل اپنے مؤکل کو علی الاعلان جھوٹ بولنے کی تعلیم دیتا ہے اور خود جھوٹ کی رسّی بٹنے کی روٹی کھاتا ہے اور پھر صاف ستھرا مہذّب انسان بنتا ہے۔

دور حاضر میں سو میں ننانوے مردوں عورتوں کا شیوہ فحش الفاظ بولنا اور آپس میں گالی گلوچ کرنا ہے۔ بہت سے بے حیا اور ڈیوٹ اپنی بیٹی بہن ماں کے سامنے عورتوں کی شرمگاہ کا پھوہڑ نام لے لے کر بے دریغ گالیاں بکتے ہیں۔

کفار و مشرکین کی نقالی کرتے ہوئے آج کا یہودی مزاج ظالم مسلمان اسلامی لباس کے بجائے فاسقوں کا لباس پہنتا ہے، پتلون پہن کر گدھے اور بیل کی طرح کھڑے کھڑے پیشاب کرتا ہے۔ مسلمان کے لڑکے زنانہ چھینٹ کا بوشرٹ پہنتے ہیں۔ اور جوان لڑکیاں ننگا لباس پہن کر سینہ تانے ہوئے اسکول جاتی ہیں۔ فیشن کی پجاری عورتیں جو اپنے کو پردہ نشین سمجھتی ہیں وہ پوری آستین کے بجائے آدھی کلائی کی آستین پہنتی ہیں اور ان کا دوپٹہ اتنا باریک ہوتا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ سر پر چلن پڑی ہے۔

مجوسی مزاج مسلمان کہلانے والے ظالم داڑھیاں منڈاتے اور کافروں جیسی صورت بنائے رہتے ہیں اور بعض مردود شیطان تو داڑھی کا مذاق اڑاتے ہیں۔ باغیان شریعت بیاہ شادی

Scanned by CamScanner

کے موقع پر ناچ اور باجا منگوا کر اپنی جیب سے ایک لمبی رقم خرچ کرتے ہیں اور نکاح کا رشتہ قائم کرتے وقت لڑکے والوں کو رشوت کے طور پر مشرکین کی طرح تلک کی رقم چڑھاتے ہیں۔

سنیما بینی (اور آج کل موبائیل میں ویڈیو دیکھنے) کی لعنت میں باستثنائے قلیل شہر کا ہر باشندہ گرفتار ہے۔ یہودی صفت دیوث بے حیا مسلمان اپنی بیوی اور جوان بیٹی کو ساتھ لے کر سنیما گھر جاتے ہیں اور تینوں اغل بغل بیٹھ کر پردۂ فلم پر مرد و عورت کا ننگا ناچ دیکھتے ہیں۔

شریعت کے معاملہ میں عام مسلمانوں کی ڈھیل دیکھ کر بہت سے مسلمان کہلانے والے شیطان دوسروں کی منکوحہ عورتوں کو فریب دے کر بھگالاتے ہیں اور ان کے شوہروں سے طلاق حاصل کئے بغیر ان کو اپنی زوجیت میں لاکر زنا کاری کرتے ہیں۔ بعض جگہ دین فروش میاں اور قاضی ان مفرورہ عورتوں کا دوسرے مرد سے نکاح پڑھا دیتے ہیں، یہ جانتے ہوئے کہ یہ عورتیں شوہر والی ہیں، ان کے شوہروں نے اب تک طلاق نہیں دی ہے۔ یہ ظالم قاضی باطل نکاح پڑھانے میں بہت پیش پیش رہتے ہیں کیونکہ نکاح باطل میں ان کو پیسہ زیادہ ملتا ہے اور اب تو بہت سے دیوث بے حیا باپ اپنی منکوحہ لڑکی کو اس کے شوہر سے طلاق لئے بغیر دوسرے مرد کو زنا کاری کے لئے دینے لگے۔ پہلے زمانہ میں چوری چھپے زنا کاری ہوتی تھی مگر اب کھلے عام باطل نکاح کی آڑ میں صریح زنا کاریاں ہو رہی ہیں۔ لیکن محلہ، ٹولہ اور پاس پڑوس کے مسلمان ان زنا کاریوں کے خلاف کوئی آواز نہیں اٹھاتے، نہ زنا کرنے والوں کا بائیکاٹ کرتے ہیں۔

یہ ہیں عصر جدید کے یہودی صفت مسلمان جنہوں نے نہ تو بارگاہ عظمت مصطفیٰ ﷺ کے دشمن نیچریوں، وہابیوں اور دیوبندیوں سے اپنا رشتہ توڑا، نہ احکام شرعیہ کے سامنے اپنا سر جھکایا۔ وفاداریٔ مصطفیٰ ﷺ کے بجائے غداری، سرکار مصطفیٰ ﷺ کی اطاعت و غلامی کے بجائے سرکشی و شوخی کرتے رہے اور کر رہے ہیں جس کے نتیجے میں اللہ قہار و جبار نے برٹش (اور آج بی جے پی) گورنمنٹ کو مسلط فرما کر ان پر معاشی، تجارتی، سیاسی تباہیوں کے عذاب نازل فرمائے۔ پھر جب ان عذابوں پر بھی ان کی آنکھیں نہ کھلیں تو قہر الٰہی کا کوڑا فرقہ وارانہ فساد کی صورت میں آج تیس سال سے ان پر مسلط ہے۔

نام تو ہے فرقہ وارانہ فساد یعنی دو فرقوں کی مذہبی لڑائی، لیکن درحقیقت اس کا مقصد مسلمان کہلانے والوں کا قتل عام ہے۔ یورپی انگریزوں کے پالتو کتے اور بھیڑیئے جب چاہتے ہیں مسلمانوں کو قتل کر کے ان کا سستا خون پانی کی طرح بہاتے ہیں، بے خطا لڑکیوں، عورتوں اور ننھے ننھے بچوں کو موت کے گھاٹ اتارتے ہیں۔ خوبصورت عورتوں کی آبروریزی کرتے ہیں مسلمانوں کا مال و دولت لوٹتے ہیں، ان کے گھروں کو پھونک کر راکھ کا ڈھیر بنا دیتے ہیں۔ پھر اس موقع پر دستورِ قدیم کے مطابق حکمراں طبقہ اور اس کے عملہ کو خوب برا بھلا کہا جاتا ہے۔ مسلمان کہلانے والے لیڈر اور ایڈیٹر اخبارات میں حکومت کے خلاف خوب چیختے چلاتے ہیں لیکن اس چیخ اور پکار کا کوئی دیرپا نتیجہ آج تک حاصل نہ ہوا۔ فرقہ وارانہ فساد کے نام پر مسلمان پہلے بھی قتل کئے گئے اور اب بھی قتل کئے جا رہے ہیں۔

یہ حقیقت پوست برکندہ ہے کہ اگر حکمراں طبقہ اس بات پر اڑ جائے کہ (ماب لنچنگ تو بڑی بات ہے) پورے ہندوستان میں ایک مسلمان کا ظلماً زخمی ہونا بھی برداشت نہیں کیا جاسکتا تو یورپ کے چند پالتو کتوں اور بھیڑیوں (فرقہ پرستوں) کی یہ مجال نہیں کہ مسلمانوں کو کھیرے اور ککڑی کی طرح کاٹ کر رکھ دیں۔ لیکن حقیقت ہی کا یہ فیصلہ بھی ہے کہ حکومت وقت ایسی اَن ہونی بات پر ہرگز اڑ نہیں سکتی۔ کیوں؟ اس لئے کہ عام مسلمان کہلانے والوں میں وہابیوں، دیوبندیوں، نیچریوں، مودودیوں تبلیغیوں نے رَبُّ الْعِزّت مَالِكُ الْمُلْك جَلَّ جَلَالُهٗ کے سب سے زیادہ محبوب اور پیارے رسول سرکار مصطفیٰ ﷺ کو تحریری گالیاں دیں۔ اور دے رہے ہیں اور سرکار کی بارگاہ عظمت سے غداری اور بے وفائی کی اور کرتے جا رہے ہیں اور دیگر فساق و فجار، عصیاں شعار لوگ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے بجائے یہودیانہ سرکشی و بغاوت پر اڑے ہوئے ہیں۔ ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے پیارے دین اسلام کی حدیں توڑ رکھی ہیں۔ سنی کہلانے والوں نے سرکار مصطفیٰ ﷺ کے دشمن وہابیوں، دیوبندیوں مودودیوں، تبلیغیوں اور نیچریوں سے اپنا تعلق اب تک ختم نہیں کیا بلکہ ان سے میل جول رشتہ ناطہ برقرار رکھے ہوئے ہیں۔ نماز روزہ کے پابند مسلمان فاسقوں، فاجروں سے گھل مل کر رہتے ہیں۔ خاص دین و مذہب کی خاطر ان کا بائیکاٹ نہیں کرتے۔ انہیں یہودیانہ

Scanned by CamScanner

گستاخیوں، شوخیوں اور فاسقانہ غداریوں، دھاندلیوں کے انتقام میں اللہ تعالیٰ نے یورپ کے سکھائے ہوئے کتوں، بھیڑیوں اور ریچھو (اور آج فرقہ پرستوں) کو اپنا قہر وعذاب بنا کر مسلمان کہلانے والوں پر مسلط کر دیا ہے۔ بھلا لیڈروں اور ایڈیٹروں میں دم ہے کہ اسلام و سنیت پر ظلم کرنے والے مسلمانوں کو قہر الٰہی سے بچالیں۔ هَيْهَاتَ! هَيْهَاتَ!

تفسیر مدارک میں امام جلیل الشان علامہ ابوالبرکات عبداللہ ابن احمد نسفی علیہ الرحمہ و الغفران زیر آیت کریمہ قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ تحریر فرماتے ہیں:

وَفِيْ بَعْضِ الْكِتَابِ اَنَا اللّٰهُ مٰلِكُ الْمُلْكِ وَقُلُوْبُ الْمُلُوْكِ وَنَوَاصِيْهِمْ بِيَدِيْ فَاِنِ الْعِبَادُ اَطَاعُوْنِيْ جَعَلْتُهُمْ عَلَيْهِمْ رَحْمَةً وَاِنِ الْعِبَادُ عَصَوْنِيْ جَعَلْتُهُمْ عَلَيْهِمْ عُقُوْبَةً فَلَا تَشْتَغِلُوْا بِسُبِّ الْمُلُوْكِ وَلٰكِنْ تُوْبُوْا اِلَيَّ اَعْطِفْهُمْ عَلَيْكُمْ وَهُوَ مَعْنٰى قَوْلِهٖ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ كَمَا تَكُوْنُوْا يُوَلّٰى عَلَيْكُمْ۔

یعنی بعض کتب آسمانی میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد یوں ہے کہ میں ہوں اللہ! سارے بادشاہوں کا بادشاہ! بادشاہوں کا دل اور حکمرانوں کی پیشانیاں میرے قبضہ میں ہیں۔ اگر میرے بندے میری فرمانبرداری کریں تو میں ارباب حکومت کو ان پر مہربان بنادوں گا اور اگر میری نافرمانی کریں گے تو حکمرانوں کو ان پر عذاب بنادوں گا۔ لہٰذا ارباب حکومت کو گالی دینے، بُرا بھلا کہنے کا شغل اختیار نہ کرو بلکہ توبہ کرتے ہوئے میری طرف آؤ۔ میں حکومت والوں کو تمہارے حق میں مہربان بنادوں گا'' سرکار مصطفیٰ ﷺ کا یہ ارشاد ہے ''جیسا تم لوگ رہو گے ویسا ہی حاکم تم پر مسلط کیا جائے گا'' مذکورہ بالا ارشاد الٰہی کے معنی میں ہے (مدارک شریف جلد اول مطبوعہ مصر ص ۱۵۲)

مذکورہ بالا حوالہ سے ثابت ہوا کہ حکومت کو گالیاں دینے اور حکومت کے خلاف چیخنے چلانے سے نہ تو قہر الٰہی ٹلے گا نہ مسلمانوں کے مسائل حل ہوں گے کیونکہ قہر الٰہی تو اسی صورت میں ٹلے گا کہ مسلمان بارگاہ الٰہی میں توبہ کریں، اللہ تعالیٰ سے گڑگڑا کر استغفار کریں، معافی مانگیں۔ یہ جو لوگوں نے مسلمانوں کے مطالبات منوانے کے لئے مسلم لیگ، مسلم مجلس مشاورت (اور آج مجلس اتحاد المومنین) وغیرہ کے نام سے سیاسی پارٹیاں قائم کر رکھی ہیں تو

اس سے پارٹی کے لیڈروں کے خود اپنے ذاتی مسائل تو ضرور حل ہو سکتے ہیں اس طرح کہ وہ مرکزی پارلیمنٹ یا صوبائی اسمبلی کے ممبر ہو جائیں۔ لیکن مسلمانوں کے مسائل نہ حل ہوئے ہیں نہ حل ہوں گے۔ موجودہ زمانہ کے مسلمان کہلانے والے لیڈر اور ایڈیٹر، یہ تو خود فاسق و فاجر شریعت طاہرہ کے باغی، عقائد دینیہ سے نابلد، حرام وحلال سے ناواقف، سرکار مصطفیٰ ﷺ کے منصب عظیم وحیثیت فخیم سے جاہل ہیں۔ انہیں مسلمان کہلانے والے لیڈروں میں بہتیرے لیڈر دہریہ، نیچری، ملحد، زندیق، دشمن اسلام، مخالف سنیت ہیں۔ وہ لیڈر بھی مسلمان ہی کہلاتا تھا جس نے اسلامی شریعت بدل دینے کی تجویز پیش کی تھی۔ جہاں یورپ کے پالتو کتے اور بھیڑیے مسلمانوں کی جان کے دشمن ہیں، وہیں مسلمان کہلانے والے بہت سے لیڈر مسلمانوں کے ایمان کے دشمن ہیں۔ انہیں لیڈروں کی منحوس اتباع و پیروی نے مسلمانوں سے سرکار مصطفیٰ ﷺ کی اطاعت وغلامی کی دولت چھین لی۔ لیڈروں کی منحوس ذات سے مسلمانوں کے مسائل کے حل کی امید رکھنا ایسا ہی ہے جیسا بیل سے دودھ دوہنے کی امید کرنا۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ (پ ۴ رکوع ۱۵ آیہ ۱۰)

یعنی (اے مسلمانو) اور نہ سستی کرو اور نہ غم کھاؤ اگر تم اللہ کو اپنا رب اور پیارے مصطفیٰ ﷺ کو اپنا آقا و رسول ماننے والے ہو۔

دوسری جگہ اللہ عزوجل فرماتا ہے:

وَمَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ۔ یعنی جو میرے رسول پیارے مصطفیٰ کی بندگی اور غلامی اختیار کرے وہ ضرور اللہ کا مطیع و فرماں بردار بندہ ہو گیا۔

تیسری جگہ رب العزت مجدہٗ ارشاد فرماتا ہے:

اَلَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ وَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا۔ (سورۂ نساء آیت ۱۳۹)

یعنی وہ جو مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بناتے ہیں، کیا ان کے پاس عزت ڈھونڈتے ہیں، تو عزت تو ساری اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔

Scanned by CamScanner

ان سب آیات کا حاصل یہ ہے کہ مسلمان صحیح عقائد دینیہ سیکھ کر اللہ ورسول پر ایمان رکھیں (جَلَّ جَلَالُہٗ وَ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اللہ ورسول کی جلالت وعظمت پہچانیں اور مانیں (جَلَّ جَلَالُہٗ وَ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اور بارگاہ رسالت کے وفادار بن کر سرکار مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی اطاعت وغلامی اختیار کریں۔ کرسی کی لالچ میں دشمنانِ اسلام سے دوستی نہ کریں تو اللہ تعالیٰ ان کو اس کھرے ایمان اور سچی غلامی مصطفیٰ کی برکت سے غلبہ عطا فرمائے گا جس سے ان کے مسائل آپ سے آپ حل ہوجائیں گے۔ حکومت وقت ان پر مہربان ہوگی۔ لیڈروں کی لیڈری کی قطعی ضرورت نہ رہے گی۔ بفضلہٖ تعالیٰ اَمن وامان اور سکون واطمینان نصیب ہوگا۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرَاةَ وَ الْاِنْجِيْلَ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِنْ رَّبِّهِمْ لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ (پ ۶ رکوع ۱۳)

یعنی اور اگر یہود ونصاریٰ قائم رکھتے توریت وانجیل اور جو کچھ ان کی جانب ان کے رب کی طرف سے اترا تو انہیں رزق ملتا اوپر سے اور ان کے پاؤں کے نیچے سے۔

اس ارشاد الٰہی کا حاصل یہ ہے کہ اہل کتاب اگر اللہ تعالیٰ کی اطاعت وفرمانبرداری کرتے اس طرح کہ توریت وانجیل کے احکام پر قائم رہتے تو ان کے لئے ہر طرف رزق کی بہتات کردی جاتی۔

مذکورہ بالا آیت کریمہ کو سامنے رکھ کر ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ اگر اہل ایمان اللہ تعالیٰ کی اطاعت وبندگی پر تیار رہیں اس طرح کہ قرآن مجید پر عمل کرنے میں لگ جائیں تو اللہ تعالیٰ ان کے لئے زمین کی تہہ سے رزق کا دھارا بہائے گا اور آسمان کی بلندی سے ان پر ذریعۂ معاش کا سامان برسائے گا۔ اقامتِ قرآن کی برکت سے ان کے سارے معاشی مسائل حل ہوجائیں گے۔ لیڈروں، ایڈیٹروں، انجینئروں کی رہنمائی کے وہ قطعی محتاج نہ رہیں گے۔

ان ساری بحثوں کا خلاصہ یہ ہے کہ موجودہ دور کے مسلمان یا تو اللہ تعالیٰ کی

اطاعت اور سرکار مصطفیٰ ﷺ کا غلام بن کر عزت والی زندگی بسر کریں۔ اور دنیا سے سرکار مصطفیٰ ﷺ کا غلام بن کر سفر کریں۔ یا اللہ ورسول (جَلَّ جَلَالُہٗ وَ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے سرکشی کر کے قہر الٰہی کا کوڑا کھائیں۔ یوں کہ لیڈروں کی غلامی کرتے ہوئے اپنا دین وایمان بگاڑ دیں، اپنی عاقبت تباہ، اپنی آخرت برباد کریں۔ یورپ کے پالتو بت پرست کتوں (یا آج کے فرقہ پرستوں) کے ہاتھوں سے ڈنڈا کھائیں، ذلت ورسوائی کے ساتھ اپنا قتل عام کرائیں، اپنی پاک دامن عورتوں کی آبروریزی کرائیں، اپنے ننھے ننھے بچوں کو اپنے سامنے ذبح کرائیں (جیسا کہ ملک اور بیرون ملک کئی جگہ ہوچکا اور ہورہا ہے) اپنے گھروں میں آگ لگوائیں (جیسا کہ فسادات میں ہوتا ہے) اپنی دوکانوں کو لٹوائیں، اپنی آبادیوں کو ویران بنوائیں۔ اپنی مسجدوں اور قرآن پاک کی بے حرمتی کرائیں، دنیا میں کتوں جیسی ذلیل زندگی گزاریں، پھر فاسق وفاجر بن کر مریں۔ العیاذ باللہ تعالیٰ۔

قرآن مجید پاک ارشاد فرماتا ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ۔

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہوجاؤ۔ (پ ۱۱ رکوع ۴ آیت ۱)

یہ آیت کریمہ پوری تعلیمات اسلامیہ کا نچوڑ ہے چونکہ مسلمانوں کی عملی زندگی کا سدھار خوف الٰہی پر موقوف اور ان کے عقائد دینیہ کی حفاظت کھرے عقیدے اور پاکیزہ کردار والے سنی علماء ومشائخ کی صحبت سے وابستہ ہے، اس لئے قرآن نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ تم لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور کھرے عقیدے اور پاکیزہ کردار والے سنی عالموں اور پیروں کے ساتھ رہو۔

(ماخوذ از مضامین بدر ملت، صفحہ ۱۳۱ تا ۱۴۶)

قارئین سے گذارش ہے کہ حضور بدر ملت علیہ الرحمہ کی مذکورہ بالا اخلاص بھری تحریر خود پڑھیں، اپنے اہل وعیال عزیز واقارب کو سنائیں اور عملی جامہ پہنا کر دارین کی سعادتیں حاصل کریں۔

Scanned by CamScanner

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ یُؤۡتِی الۡمُلۡکَ مَنۡ یَّشَآءُ وَ یَنۡزِعُ الۡمُلۡکَ مِمَّنۡ یَّشَآءُ وَ یُعِزُّ مَنۡ یَّشَآءُ وَیُذِلُّ مَنۡ یَّشَآءُ بِیَدِہِ الۡخَیۡرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ فَیَفۡعَلُ مَا یَشَآءُ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَکۡرَمِ خَلۡقِہٖ نَبِیِّ الۡاَنۡبِیَاءِ وَعَمِیۡمِ الۡجُوۡدِ وَالۡعَطَاءِ دَافِعِ الۡاَلَمِ وَ الۡبَلَاءِ وَعَلٰی اٰلِ سَفِیۡنَۃِ النِّجَاءِ وَ صَحۡبِہٖ نُجُوۡمِ الۡاِھۡتَدَاءِ وَ ابۡنِہِ الۡغَوۡثُ الۡاَعۡظَمِ سَیِّدِ الۡاَوۡلِیَاءِ وَشَھِیۡدِ مَحَبَّتِہِ الۡاِمَامِ اَحۡمَدۡ رَضَا

استغاثہ

دربارگاہ سرکار رحمۃ للعالمین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ومحبوبان رب العلمین جل شانہ

(حضرت شیر بیشۂ اہلسنت عبید الرضا حضرت علامہ حشمت علی خاں علیہ الرحمہ)

مدد کا وقت ہے اے سید خیر الوریٰ اٹھیے
ہوا اعداء کا نرغہ اے حبیب کبریا اٹھیے

ستاتے ہیں بہت اعدائے دیں تیرے غلاموں کو
پریشاں حال امت ہے شہ ہر دوسرا اٹھیے

لگایا آپ نے جس پودے کو دست مبارک سے
اسی کو کاٹتے ہیں اشقیا بہر خدا اٹھیے!!

وہی گلشن صحابہ نے جسے خونوں سے سینچا تھا
اجاڑا جارہا ہے اب تو اے ابر سخا اٹھیے!

تمہارے نام لیوا مشرکوں سے تنگ آئے ہیں
ستم کی تیغ سے کٹتا ہے بندوں کا گلا اٹھیے!

رسولِ ہاشمی اٹھیے خبر لیجئے غلاموں کی
مسلمانان عالم ہیں بلاء میں مبتلا اٹھیے

کہیں بھی اب مسلمانوں کو آسائش نہیں حاصل
غرض اسلام کی دنیا میں ہے محشر بپا اٹھیے

بتانِ ہند لوٹے لیتے ہیں ایمان کی دولت
حضور! اب دن دہاڑے لٹ رہا ہے قافلہ اٹھیے!

حسینیوں پہ جمعیت یزیدی حملہ آور ہے
مدد فرمایئے اے دافعِ کرب و بلا اٹھیے!

وہ دین پاک جس پر کربلا میں تم ہوئے قرباں
مٹایا جارہا ہے اے شہید کربلا اٹھیے!

مسلماں ہوگئے بے دست وپا مظلوم او ربیکس
مدد فرمایئے اے خالدِ سیف خدا اٹھیے!

وہی اسلام جس کو آپ نے تھا زندہ فرمایا
تمہارے سونے سے پھر سو گیا غوث الوریٰ اٹھیے!

ہجوم و اشیاں ہے ہر طرف سے اہل سنت پر
عزوم قاتل سیاف سیف کبریا اٹھیے!

تمہیں ہو بادشاہِ ہند رحمت ہو غریبوں پر
مرے اجمیری خواجہ اے معین و رہنما اٹھیے!

عبیدِ خستہ کی فریاد سن لو قادری دولہا
خدا کے واسطے یا مرشدی احمد رضا اٹھیے!

(ماخوذ از مضامین بدر ملت، صفحہ ۲۲۴ تا ۲۲۶)

اس کتاب کو پورے ہندوستان میں کہیں بھی گھر بیٹھے حاصل کیجیے اور زیادہ سے زیادہ عام کیجیے۔ واٹس ایپ کیجیے: 9657861546

Scanned by CamScanner

لیڈروں کی حقیقت

''لیڈروں کی منحوس اتباع و پیروی نے مسلمانوں سے سرکار مصطفیٰ ﷺ کی اطاعت و غلامی کی دولت چھین لی۔ لیڈروں کی منحوس ذات سے مسلمانوں کے مسائل کے حل کی امید رکھنا ایسا ہی ہے جیسا بیل سے دودھ دوہنے کی امید کرنا۔''

بدر ملت حضرت علامہ بدر الدین قادری علیہ الرحمہ

(ماخوذ از مضامین بدر ملت، صفحہ ۱۴۳)

==========

لیڈر تمہارے خیر خواہ نہیں

''کوئی نیتا (لیڈر) تمہارا خیر خواہ نہیں۔ نیتاؤں کی کفش برداری اور ان کی جی حضوری میں کچھ نہیں۔ اتنا وقت اگر اللہ کی بارگاہ میں لگایا ہوتا تو کتنے انقلابات آجاتے۔''

محدث کبیر حضرت علامہ مفتی محمد ضیاء المصطفیٰ قادری مدظلہ العالی

(ماخوذ از آڈیو کلپ)

حقیقی کامیابی کا راز (ملخصا)

(حضور احسن العلماء حضرت علامہ سید شاہ مصطفیٰ حیدر حسن میاں قادری برکاتی رضی اللہ عنہ)

اخروی زندگی کی کامیابی و ترقی کی اصل عظیم یہ ہے **الحب للہ والبغض للہ** یعنی اللہ و رسول کے لیے ان سے اور ان کے پیاروں سے محبت اور انہیں کی رضا کے لئے ان کے دشمنوں سے عداوت۔ الغرض سلف صالحین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے کارنامے، ان کی اللہ اور رسول کے احکام کی بے چون و چرا بیش از بیش اطاعت اور اور اس اصل عظیم پر عمل پیرا ہونے کے سبب ان کی کامیابیوں اور ترقیوں کے واقعات کثیر در کثیر ہیں۔

اطاعت کی ظاہری صورت خواہ علاحدہ علاحدہ معلوم ہوتی ہوں مگر ان سب حضرات نے فی الحقیقت اسی ایک عظیم کے ماتحت حقیقی کامیابی اور کامرانی اور واقعی ترقی، سچی فلاح و صلاح چاہی اور وہ انہیں ان کے رب کے فضل و کرم سے ملی۔ ان حضرات نے اپنے قول و عمل سے، جان و مال سے، اس اصل عظیم کی تعمیل کا مکمل نمونہ پیش کر کے اپنے بعد آنے والی نسلوں کے لیے اپنا مبارک اسوۂ حسنہ چھوڑا اور جب تک مسلمان اس مبارک اسوے پر عمل کرتا رہا، کامیابیاں اور ترقیاں اس کے قدم چومتی رہیں۔ بڑے بڑے باجبروت ان کے ایک چھوٹے سے فرد کا نام سن کر ہیبت سے کانپ اٹھا کرتے تھے۔ مسلمان جدھر نکل جاتا، کائی سی پھٹ جایا کرتی تھی۔ قطب شمالی سے لیکر قطب جنوبی تک اور مشرق سے لے کر مغرب تک کے بسنے والے ان کا لوہا مانے ہوئے تھے۔ مگر بقول سعدی علیہ الرحمہ

من از بے گانگاں ہرگز نہ نالم کہ با من ہر چہ کرد آں آشنا کرد

مسلمانوں ہی میں چند وہ ناپاک اور خبیث، انسان صورت، شیطان سیرت ہستیاں پیدا ہوئیں جنہوں نے اگلے خبثاء کے طریقہ پر عمل کرتے ہوئے ترقی اور کامیابی، عروج و ارتقاء کے نئے نئے اصول اپنی اندھی اوندھی عقل کی تاریکی میں گڑھے اور مسلمانوں کے دلوں سے انکے رب و رسول کی پیش فرمودہ ترقی و کامیابی کی اصل عظیم، اطاعت و محبت خدا اور رسول کو مٹایا اور اپنے ان من گھڑت جھوٹے اصول کو ان کے دلوں میں جمایا۔ ان کے دلوں

Scanned by CamScanner

میں دین وشریعت سے آزادی اور بے قیدی کا بیج بویا۔ کبھی تو انہوں نے مسلمانوں کو یہ بتایا کہ ان کی ترقی اور کامیابی اس میں ہے کہ وہ نصاریٰ کے غلام بن جائیں، نصرانی تعلیم و تہذیب وتمدن، رہن سہن کو اپنائیں۔ جب ہی وہ ترقی کر سکتے ہیں۔ نتیجتاً وہی مسلمان جس کے نام سے کل کا بڑے سے بڑا نصرانی بادشاہ لرز جاتا تھا، آج آپ کو نصاریٰ صورت، نصاریٰ سیرت میں نظر آنے لگا اور ایک وقت شامتِ اعمال سے اس کے لیے ایسا بھی آیا کہ نصرانیت میں غلو نے اس سے اس کی دولت ایمان بھی چھین لی اور وہ ہر اعتبار سے ایک پکا نصرانی ہوگیا۔ لیکن جس جھوٹی ترقی اور کھوٹی کامیابی کے لیے اس نے یہ سب کچھ خلاف دین وشریعت جتن کئے تھے، وہ اب بھی اسے حاصل نہ ہوئی اور آج اس مسٹر کی وقعت وعزت نصاریٰ کے دلوں میں ایک کتے سے بھی کم ہے۔ اسے کہتے ہیں بالفاظ قرآن عظیم:

خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ ۚ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِينُ سورۃ حج آیت 11

(ترجمہ کنزالایمان: دنیا اور آخرت دونوں کا گھاٹا۔ یہی ہے صریح نقصان)

جب صلح کلیت اور گھال میل کے پرچارکوں اور مبلغین نے یہ دیکھا کہ یہ وار کمزور پڑا ہے تو چونکہ وہ شیطان اینڈ کمپنی کے ایجنٹ تھے، اپنا فرض ادا کرتے ہوئے اب ایک نئی راہ ترقی کی جہاں کو بتائی اور کہا کہ اب تمہاری ترقی اور کامیابی اسی میں ہے کہ تم تمام دیگر فرقوں یعنی وہابی دیوبندی شیعہ غیر مقلد رافضی وغیرہ سے اتحاد کرلو اور گھل کر سب ایک ہو جاؤ۔ مختصر یہ کہ جب دشمنان خدا اور رسول نے اپنا کام ان کرائے کے ٹٹوؤں سے نکال لیا تو ان کو دودھ کی مکھی سے بھی زیادہ ذلیل کر کے دردر ادیا اور یہ تھے بھی اسی لائق۔ قرآن تو بہت پہلے فرما چکا تھا کہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور یہ کہ جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا وہ بڑی کامیابی کو پہنچے گا اور یہ کہ اگر اللہ تمہیں چھوڑ دے گا تو وہ کون ہے جو تمہاری مدد کر سکے۔ وہ یہ فیصلہ آج سے ساڑھے تیرہ سو برس سے بھی زائد پہلے صادر فرما چکا تھا کہ غیروں کو اپنا رازدار ہرگز نہ بنانا، ان سے اتحاد اور بھائی چارگی زنہار مت کرنا۔ ترقی اور کامیابی ان کے دامنوں میں مت ڈھونڈنا۔ وہ تمہیں تمہاری ایڑیوں پر لوٹا دیں گے۔ پھر تم ٹوٹا اٹھا کر واپس ہوگے۔ تمہاری دشمنی ان کے مونہوں سے ظاہر ہو چکی اور جو ان کے سینوں

میں دبی پڑی ہے، وہ بہت بڑی ہے۔ وہ فرما چکا تھا کہ ظالموں کی طرف ذرا سا جھکنا بھی مت کہ دوزخ کی آگ تم کو چھوئے۔ وہ فرما چکا تھا کہ تمہارے دوست صرف اللہ اور اس کا رسول اور اس کے مخلص بندے مسلمان ہیں۔ حدیث فرما چکی تھی کہ۔ ایاکم و ایاھم لا یضلونکم و لا یفتنونکم (گمراہوں سے دور بھاگو، انہیں اپنے سے دور کرو، کہیں وہ تمہیں بہکا نہ دیں، کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں) تم پر تمہارے ماں باپ سے زیادہ شفیق ومہربان اور رحیم مدنی آقا ﷺ سے بہت پہلے تم کو یہ فرما کر اپنی طرف بلا رہا تھا کہ انتم تقحمون فی النار کالفراش وانا اخذ کم بحجزکم ھلموا الخ ھلموا الخ یعنی تم پروانوں کی طرح آگ میں گر رہے ہو اور میں تمہارا کمر بند پکڑ پکڑ کے اپنی طرف کھینچ رہا ہوں۔ میرے دامن رحمت میں آؤ، میرے دامن رحمت میں آؤ۔ وہ فرما رہا تھا کہ من مشی الی صاحب بدعۃ لیوقرہ فقد اعان علی ھدم الاسلام یعنی جو کسی مبتدع یعنی بدمذہب کی طرف اس ارادہ سے چلا کہ اس کی تعظیم کرے تو بیشک اس نے اسلام کے ڈھانے پر مدد دی۔ وہ فرما رہا تھا کہ اذا مدح الفاسق غضب الرب واھتز العرش یعنی جب فاسق کی تعریف کی جاتی ہے تو رب عزوجل غضب فرماتا اور اس کی وجہ سے عرش عظیم لرز جاتا ہے۔

اس پیارے آقا کے سچے غلام، تمہارے حقانی علمائے کرام اہلسنت، نائبانِ مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثنا، تمہارے سچے رہبر ورہنما ہیں مگر تمہاری عقول پر ایسے پردے پڑ گئے ہیں کہ تم ان نائبان مصطفےٰ کو نہ جانے کیا کیا کہہ رہے ہو۔ اور دوسری طرف وہی شیطانی ایجنٹ گلے پھاڑ پھاڑ کر یہ اودھم مچا رہے ہیں کہ اسلام خطرے میں ہے مسلمان خطرے میں ہیں۔ مسلمانو آؤ اور جتنے بھی کلمہ گو ہیں (چاہے اللہ کو جھوٹا بتانے والے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مر کر مٹی میں مل جانے والا کہنے والے، علم غیب سرکار کا انکار کرنے والے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کو جانوروں اور سور اور کتے وغیرہ اور پاگل ومجنون کے علم سے مشابہت دینے والے، اولیائے کرام کے مزارات پر اخذِ فیوض وبرکات کیلئے جب بندگان خدا (سنی مسلمان) حاضر ہوں، انہیں ابوجہل کے برابر مشرک کہنے والے، نیاز، فاتحہ، سوم، چہلم، پھول، سہرا، سب کو شرک وہ بدعت ٹھہرانے والے، حسین بخش، احمد بخش، پیر بخش نام رکھنے والے پر شرک وہ

Scanned by CamScanner

بدعت کا الزام لگانے والے وہابی دیوبندی ہوں یا قرآنِ عظیم ناقص ماننے والے، حضرات ائمہ اہل بیت کو انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام پر فضیلت دینے والے، حضرات خلفاء ثلاثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شان میں تبرہ بکنے والے رافضی ہوں یا حضور مولا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم اور دوسرے ائمہ اہلبیت اطہر کو گالیاں دینے والے خارجی ہوں) بس اتنی شرط کہ وہ گورنمنٹ کے یہاں مردم شماری میں مسلمان لکھے جاتے ہیں اور اپنے منہ سے کلمہ طیبہ پڑھتے ہیں۔ ان سب سے مل کر شیر وشکر ہو جاؤ اور روٹی کرسی کے لئے اتحاد قائم کرلو۔ اس شیطانی پروپیگنڈے کا یہ اثر ہوا کہ اب تک جو کچھ مسلمان گستاخان خدا اور گستاخان رسول بدمذہبوں سے الگ رہ کر اپنے دین حق پر سختی سے قائم تھے، اب وہ بھی اس منحوس آندھی میں اڑتے جارہے ہیں۔ بڑے بڑے مشہور سنی اب اتحاد ملت اور اتحاد المسلمین کا نام لے کر بدمذہبوں کے ساتھ سیر وشکر ہو رہے ہیں۔ ایسے حالات میں ہمارے بزرگوں اور ہمارے اکابر کی تعلیمات اور ان کے ارشادات یہی کہہ رہے ہیں کہ اے نادانو! پہلے بھی تم اسی جھوٹی کھوٹی ترقی کے لئے ان آزاد اور دنیادار لیڈروں اور ان سے ساز باز کرنے والے شکم پرور مولویوں اور نام نہاد سماجی شخصیتوں کے پیچھے لگ کر اللہ و رسول سے مخالف ہو کر ان کے دشمنوں کی گودوں میں جا بیٹھے اور بجز نقصان و ناکامی تم کو کچھ نہ ملا۔ ہم تم کو بتاتے ہیں کہ یہ "اسلام خطرے میں ہے" کا نعرہ لگانے والے محض اپنے پیٹ کے جہنم کو بھرنے اور دنیا کمانے کے لئے یہ سب تماشا کر رہے ہیں۔ دیکھو دیکھو یہ تم کو جو بالکل نہتے، نہایت کمزور اور غیر منظم وغیر متحد ہو، تم سے بہت زیادہ منظم اور طاقتور قوم سے مزید الجھا دینا چاہتے ہیں۔ اب بھی سنبھل جاؤ اور ان کے مکر وفریب میں نہ آؤ۔ ان کو اپنے سے دور کرو، ان سے خود دور ہو جاؤ۔ ان کے پیچھے لگ کر اپنا دین و دنیا نہ برباد کرو۔

تم نے کسی وقت یہ بھی سوچا کہ آخر یہ سب کچھ کیوں ہوا؟ اس کا جواب بہت آسان ہے۔ قرآن فرماتا ہے وَمَنْ يَعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهُ شَيْطَانًا فَهُوَ لَهُ قَرِينٌ اور جسے رتوندآئے رحمٰن کے ذکر سے ہم اس پر ایک شیطان تعینات کریں کہ وہ اس کا ساتھی رہے۔ (سورہ زخرف آیت 36) اور صحیح حدیث میں ہے رب تبارک وتعالیٰ اپنے محبوب دانائے

غیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ آلہ واصحابہ وسلم سے فرماتا ہے۔ جعلتك ذكراً من ذكري فمن ذكرك ذكرني یعنی "اے حبیب! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہم نے آپ کو اپنے ذکروں میں سے ایک ذکر بنا دیا ہے، تو جس نے آپ کو یاد کیا، ہمیں یاد کیا۔" تم ذکر رسول سے پھر گئے اور ذکرِ رسول "ذکرُ اللہ" ہے۔ تو اس سے پھر جانا ذکرُ اللہ سے پھر جانے کے برابر ہے اور جو ذکرُ اللہ سے پھر جائے اللہ عزوجل اس کے متعلق فرماتا ہے کہ "جسے رتوندآئے رحمان کے ذکر سے، ہم اس پر ایک شیطان تعینات کریں، وہ اس کا ساتھی رہے اور بے شک شیاطین راہ سے روکتے ہیں اور سمجھتے یہ ہیں کہ وہ راہ پر ہیں۔ غرض ان دعویداران اسلام نے اس دینی اصل عظیم یعنی اللہ کے لئے محبت اور اللہ ہی کے لیے دشمنی کو چھوڑا اور سیکڑوں دشمنان دین کا دامن پکڑا۔ جس کا نتیجہ خسرانِ دنیا و آخرت ہوا اور ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِينُ

لہٰذا اے مسلمانو! اب بھی وقت ہے۔ سنبھل جاؤ! این وآں، چنین وچناں سب پہ لعنت بھیج کر اللہ و رسول کے ہو رہو۔ دیکھو اب وہی شیطانی چیلے اور ابلیسی ایجنٹ تمہارے سامنے ایک اور چولا بدل کر آئے ہیں اور اب ان کا نعرہ یہ ہے کہ "اس وقت مسلمانوں کے لئے کامیابی کا مدار اور اور ترقی کا مرکز یہ ہے کہ وہ تمام فرقوں کے ساتھ اتحاد کریں۔ وہابی دیوبندی شیعہ غیر مقلد رافضی خارجی سب کی دوریاں ختم ہو جائے اور سب ایک اسٹیج پر آجائیں۔" خدارا اب تو عقل پکڑو! بہت کچھ کچل چکے ہو۔ پچھلے سیلابوں میں اپنا بہت کچھ کھو چکے ہو۔ اب جو کچھ تھوڑا بہت باقی رہ گیا ہے اس کی طرف سے بھی غافل نہ رہو۔ یہ متاعِ دین وایمان کے لٹیرے تم میں گھس کر، تمہارے بن کر، تمہاری دولت پر ڈاکہ ڈالیں گے۔ ان کا چولا اور نعرہ اب ضرور بدل گیا ہے مگر حقیقت اور واقعیت وہی ہے جو اب سے پہلے تھی۔ وہ اب بھی تمہارے سامنے یہی پیش کرتے ہیں کہ میاں! یہ دین ومسلک کی سختی اور آپسی تفرقہ بندی تو بہت پرانی چیز ہو چکی۔ موجودہ زمانے میں تم اسی وقت کامیاب ہو سکو گے جب ان چیزوں کو چھوڑ کر ہمارے بتائے ہوئے اتحاد اور اصولِ ترقی کی راہ پر عمل کرو۔

خبردار! ہوشیار! ان کی باتوں پر کان مت دھرو۔ تم ایسی ترقی اور کامیابی کو ٹھکرا دو جو اللہ اور رسول سے تمہارے رشتے توڑ کر ان مخالفین دین ومذہب، صلح کلیوں اور گمراہ گروں

Scanned by CamScanner

سے تم کو جوڑے۔ تم اسی مبارک اسوہ حسنہ پر چلو جس کی تعلیم حضرت مولانا روم فرما رہے ہیں:

دشمن دینِ خدا را خوار دار　　دوستدار منبر منہ بر دار دار

تم اس پر عمل کرو جو حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمہ نے کہا کہ

مپندار سعدی کہ راہِ صفا　　تواں رفت جز بر پے مصطفٰے

المختصر یہ کہ خدا و رسول اور ان کے محبوبوں (جل وعلا سید ہم وعلیہم الصلوۃ والتسلیم) کے ہو جاؤ۔ ان کے دشمنوں، مخالفوں، ان کے غیروں سے ناطہ توڑ لو۔ پھر تمہارے لیے ابدی راحتیں، ہمیشگی کا چین و آرام رب کریم کے فضل سے ملے گا۔ تم اپنے دشمن پر غالب رہو گے۔ تم اللہ سے ڈرو، سب تم سے ڈرنے لگیں گے۔ ساری ترقی اور کامیابی اسی میں ہے کہ وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا (سورہ زخرف آیت 71) یعنی اور جو اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے اس نے بڑی کامیابی پائی۔ شیخ سعدی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

چو بندہ بفرمان داور بود　　خدایش نگہبان و یاور بود

محال ست چوں دوست دارد ترا　　کہ در دستِ دشمن گزارد ترا

(یعنی جب بندہ اللہ رب العزت کے فرمان پر عمل کرنے میں لگا ہوتا ہے تو اس کا خدا اس کی نگہبانی اور مدد میں لگا ہوتا ہے۔ جب اللہ تبارک وتعالیٰ تجھ کو دوست رکھے تو یہ ممکن نہیں کہ تجھ کو دشمن کے ہاتھ میں چھوڑ دے۔)

تم نہ حکومت وقت سے ٹکراؤ، نہ غداری و شورہ پستی کے پاس جاؤ۔ بس صبر و تقویٰ کو اپنا دستور العمل بناؤ۔ ظاہر و باطن، قول و عمل میں شریعت مطہرہ اسلامیہ کی حتیٰ الوسع کامل پابندی کرو۔ اللہ و رسول کے ہو جاؤ۔ اسی میں ہے حقیقی کامیابی اور یہی ہے سچی راہِ نجات۔ اب ہم سب مل کر دعا کریں کہ مولیٰ تعالیٰ اپنے حبیب پاک علیہ الصلوۃ والتسلیم کے صدقہ و طفیل میں ہماری تمام خامیوں کو دور فرما کر ہمیں سچا پکا سنی مسلمان بنا دے اور اپنے نیز اپنے حبیب پاک علیہ الصلوۃ والسلام کے تمام نئے، پرانے مخالفین سے دور رکھے اور ان کے شرور سے محفوظ اور ایمان ثابت عطا فرمائے، آمین

(ملخصاً از ''یادِ حسن'' صفحہ ۳۰۹، مطبوعہ دارالاشاعت برکاتی، خانقاہ برکاتیہ، مارہرہ شریف)

مسلک اعلیٰ حضرت کیا ہے؟

''وہابی کو وہابی کہنا، دیوبندی کو دیوبندی کہنا، قادیانی کو قادیانی کہنا، صلح کلی کو صلح کلی کہنا، یہی مسلک اعلیٰ حضرت ہے۔''

حضرت علامہ سید سراج اظہر قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، ممبئی

(ماخوذ از آڈیو کلپ)

==========

صلح کلی کون ہیں؟

'' آج کے علماء سبق حاصل کریں جو مصلحتوں کا شکار ہو کر رد نہیں کرتے ہیں۔ صلح کلیت کا شکار ہو کر رد نہیں کرتے ہیں کہ پتہ نہیں کون ہم سے ناراض ہو جائے، کون خفا ہو جائے، کون ہم سے منہ پھیر لے، کون ہمارا دانہ پانی بند کر دے۔ غرض یہ کہ آدمی یہ سوچ کر کہ اگر ہم کسی کی مخالفت کریں گے تو اپنی زندگی خراب ہو جائے گی، لہٰذا بہتری اسی میں ہے کہ سب کو لے کر چلو۔ اسی کا نام صلح کلیت ہے۔ یعنی وہابی بھی اچھا ہے، دیوبندی بھی اچھا ہے، تبلیغی بھی اچھا ہے، اہلحدیث بھی اچھا ہے، مودودی غیر اسلامی جماعت بھی اچھی ہے، سب کو اچھا کہو۔ (یہی صلح کلیت ہے)''

(خطیب دکن، حضرت مولانا مجیب علی رضوی مدظلہ العالی، حیدرآباد)

(ماخوذ از آڈیو کلپ)

Scanned by CamScanner

علمائے دین، خطبائے اسلام ومشائخ کرام کا اہم ترین فریضہ

(بدر ملت حضرت علامہ بدرالدین قادری رحمۃ اللہ علیہ)

نحمدہٗ و نصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم و علیٰ آلہ الفخیم

یہ بالکل کھلی بات ہے کہ مذہبی درس گاہوں کے قیام کا منشا اور تفسیر وحدیث کلام وفقہ کے درس وتدریس کا مقصد مسلمانوں کو اعتقادی گمراہی سے بچانا اور ان کو راہ شرع پر چلانا ہے۔ تبلیغی جلسوں میں مدعو کئے جانے والے علماء سے قرآن وحدیث کا یہی مطالبہ ہے کہ مسلمانوں کی رہ نمائی کا فرض انجام دو۔ اسلامی تعلیمات کی یہی پکار ہے کہ واعظین کرام وخطباء اسلام وقت کے بدترین مذہبی فتنوں سے مسلمانوں کو بچائیں دین کے چھپے دشمن، بارگاہ رسالت کے گستاخ، بگلا بھگتوں سے مسلمانوں کو ہوشیار اور چوکنا رکھیں۔ یہ کون نہیں جانتا کہ عہد حاضر میں سنی مسلمانوں کے دین وایمان کا سب سے بڑا جان لیوا دشمن وہابیت کا فتنہ ہے۔ آج بہت سے شہروں، قصبوں، دیہاتوں میں عام طور سے سنی مسلمانوں کا کثیر سادہ لوح طبقہ وہابی امام کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہے۔ وہابی مولویوں سے اپنے ننھے ننھے بچوں کو مذہبی تعلیم دلوا رہا ہے۔ وہابیوں کی بیٹیاں لاکر ان کو اپنی بہو بنا رہا ہے اور اپنی لڑکیاں وہابیوں سے بیاہ کر انھیں اپنا داماد قرار دیتا ہے۔ ان باتوں کا نتیجہ یہ ہے کہ دنیاوی رشتوں کی ان زنجیروں میں جکڑ کر اچھا خاصہ سنی مسلمان چند دنوں میں وہابی شیطان بن جاتا ہے۔ مَعَاذَاللّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ سرکار اعظم ہادی عالم پیارے مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو ہدایت کر دی تھی۔

فَاِیَّاکُمْ وَاِیَّاھُمْ لَایُضِلُّوْنَکُمْ وَلَایُفْتِنُوْنَکُمْ۔ (مسلم شریف ج ۱ ص ۱۰)

اے مسلمانو! تم لوگ بدمذہبوں سے دور رہنا اور اپنے کو ان سے الگ رکھنا، کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ تمہیں گمراہ کر دیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہیں بدعقیدہ بنا دیں۔ سبحان اللہ! دین وایمان اسلام وسنیت بچانے کے سلسلے میں سرکار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیسی ٹھوس تعلیم دی تھی جس پر عمل نہ ہونے کی وجہ سے آج سیکڑوں سنی مسلمان گمراہ اور بدعقیدہ ہو گئے اور معاذ اللہ ہوتے جا رہے ہیں۔ لیکن یاد رہے کہ عوام مسلمانوں کے بدعقیدہ بن جانے کا وبال ان واعظین ومقررین علما

اور پیروں پر ہے جو شنوائی، گویائی، بینائی، کی طاقت رکھنے کے باوجود بدمذہبوں کی نشاندہی کرنے اور ان کے متعلق حکم شرعی سنانے کے بارے میں صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ بہرے گونگے اندھے بنے ہوئے ہیں۔ خانقاہوں کے پیران کرام، درگاہوں کے سجادہ نشین، تعلیم گاہوں کے علماء عظام، دارالعلوم اور جامعہ کے ساحر البیان واعظین، تبلیغی جلسوں میں مدعو کئے جانے والے مقررین اگر عام مسلمانوں کو وہابیت کی گمراہی اور بیدینی سے آگاہ کرتے رہتے اور وہابیوں کے بارے میں حکم شرعی سناتے رہتے کہ وہابیوں کے پیچھے نماز باطل ہے، وہابیوں سے شادی بیاہ کا رشتہ قائم کرنا حرام ہے، وہابیوں سے اپنے بچوں کو تعلیم دلوانا جائز نہیں۔ تو آج وہابیت کا خونخوار بھیڑیا دن دہاڑے سنیت کا خون چوسنے نہ پاتا اور پیارے مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی سادہ لوح بھیڑیں اپنا ایمان وعقیدہ بگاڑ کر ہلاک نہ ہوتیں مگر افسوس ہزار افسوس کہ دور حاضر میں آنکھوں دیکھتے سنیت کی عمارت ڈھائی جا رہی ہے مصطفی پیارے صلی اللہ علیہ وسلم کی بھولی بھالی بھیڑیں وہابیت کا شکار ہوتی جا رہی ہیں لیکن جھوٹی بناوٹی من گڑھت مصلحتیں ہیں جو شعلے بار دھواں دھار، ساحر البیان علما اور خطبا مقررین وواعظین مشائخ وپیروں کی زبانوں پر تالا لگائی ہیں فالی اللہ تعالی المشتکیٰ۔ سرکار مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں

اَتْرَعُوْنَ عَنْ ذِکْرِ الْفَاجِرِ مَتٰی یَعْرِفُہُ النَّاسُ؟ اُذْکُرُوا الْفَاجِرَ بِمَا فِیْہِ یَحْذَرُہُ النَّاسُ (حسام الحرمین ص ۱۶۲ وفتاوی رضویہ ج ۳ ص ۲۵۱) یعنی کیا تم بدکار کی برائیاں بیان کرنے سے کتراتے ہو لوگ اسے کب پہچانیں گے؟ بدکار کی برائیاں بیان کرو کہ لوگ اس سے بچیں۔

(رواہ ابن ابی الدنیا الشیرازی ابن عدی والطبرانی والبیہقی والخطیب)

جب سرکار مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے مطابق بالاعلان فسق وفجور کرنے والے مسلمان کی برائیاں بیان کرنا واجب ہے تو کیا شان رسالت میں کھلے عام گستاخی کرنے والے بے دین وہابیوں کی برائی بیان کرنا، اُنکے کفری عقیدوں کی مذمت کرنا فرض نہیں؟ ضرور ہے اور قطعی ہے۔ ہاں یہ اور بات کہ دور حاضر کے فصیح البیان، طلیق اللسان مقررین میں اکثر وبیشتر حضرات جان بوجھ کر اس فرض کی ادائیگی سے کتراتے ہیں کیونکہ انہیں اندیشہ ہے جب ہم وہابیوں کے نام لیں گے اور ان کے متعلق شرعی احکام بیان کریں گے تو ہمارے دھندے کا بازار

Scanned by CamScanner

ٹھنڈا پڑجائے گا۔ مکہ معظمہ کے مفتی حنفیہ حضرت سیدی صالح کمال رضی اللہ تعالی عنہ وہابیوں وغیرہ بد دینوں کے بارے تحریر فرماتے ہیں۔ یجب علی کل مسلم التحذیر منھم والتنفیر عنھم ذم طریقتھم الفاسدۃ وآرائھم الکاسدۃ واھانتھم لکل مجلس واجبۃ وھتك الستر عنھم من الامور الصائبۃ۔ یعنی ہر مسلمان (بااثر واقف کار) پر واجب ہے کہ (دوسروں کو) وہابیوں وغیرہ بے دینوں سے ڈرائے اور ان سے (لوگوں کو) نفرت دلائے اور ان کے غلط طریقہ اور باطل خیالات کی برائی بیان کرے۔ ہر مجلس میں بے دینوں کو ذلیل کرنا لازم ہے اور ان کا پردہ چاک کرنا امور صواب میں سے ہے۔
(حسام الحرمین ص ۱۲۲)

حضرت علامہ سعد الدین تفتازانی علیہ الرحمۃ والرضوان شرح مقاصد میں تحریر فرماتے ہیں "حکم المبتدع البغض والعداوۃ والاعراض عنہ والطعن واللعن"
بد مذہب بدعقیدہ کے بارے میں شریعت کا حکم یہ ہے کہ اس سے عداوت و دشمنی رکھی جائے، اس کو دیکھ کر چہرہ پھیر لیا جائے اور اسے برا کہا جائے نیز اس پر تھڑی تھڑی (بے عزتی) کی جائے۔ (المعتقد المنتقد ص ۲۳۴) اللہ اکبر! اسلاف کرام کے ارشادات تو یہ ہیں لیکن ہمارے موجودہ اکثر علماء اور رہنماؤں کا حال یہ ہے کہ ان کے وعظ و بیان میں موجودہ زمانہ کے بدعقیدہ فرقہ مثلاً وہابی، دیوبندی کا لفظ تک نہیں آنے پاتا چہ جائے کہ بد مذہبوں اور وہابیوں کے بارے میں حکم شرعی سنانا، اس پر عمل کرنے کی ترغیب دینا ہوتا۔ غضب کی بات تو یہ ہے کہ بعض مدارس عربیہ کے جاہل اراکین جب تبلیغی جلسہ کرتے ہیں تو اپنے مدعو کردہ علما و مقررین کو ہدایت کرتے ہیں کہ آپ لوگ اپنی تقریر میں وہابیوں کا نام نہ لیں گے اور نہ ان کے خلاف کچھ بولیں گے اور اس سے بڑھ کر غضب یہ ہے کہ تبلیغ دین کے نام پر آئے ہوئے علما و خطبا ان آزاد خیال دہریے جاہل اراکین کی ہدایت کے سامنے سر اطاعت خم رکھتے ہیں۔
اعاذنا اللہ تعالی من ذالك حاصل گفتگو یہ ہے کہ سرکار مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و عظمت کے جاں نثار علما اور وفادار خطبا کا اہم فریضہ ہے کہ موجودہ دور کے بدعقیدگی، آزاد خیالی، بیدینی بالخصوص وہابیت، دیوبندیت، صلح کلیت کے فتنوں سے مسلمانوں کو بچائیں

یعنی وعظ و تقریر کے جلسوں میں مسلمانوں کو صاف صاف بتائیں کہ وہابی بارگاہ رسالت کے گستاخ اور سنیت کے دشمن ہیں۔ وہابی کی امامت باطل ہے۔ وہابی امام کے پیچھے نماز نہیں ہوتی، وہابیوں سے شادی بیاہ کا رشتہ قائم کرنا حرام ہے اور دین کے حق میں زہر قاتل ہے۔ وہابی دیوبندی پیر سے مرید ہونا حرام اور باطل ہے وہابی مولوی اگر میلاد شریف پڑھنے اور قیام تعظیمی کرنے پر تیار ہو جائے تب بھی اسے منبر پر جگہ دینا، اس سے تقریر کروانا حرام و ناجائز۔
یا اللہ یا رحمن یا رحیم تو ہمیں اور ہمارے علماء و خطباء کو اہل سنت کی سچی خدمت اور صلح کلیت، وہابیت کی ٹھوس تردید کی توفیق عطا فرما۔ آمین آمین یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ بِجَاہِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلَیْہِمْ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاَبْنِہٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ اَبَدًا
(ماخوذ از مضامین بدر ملت، صفحہ ۱۲۵ تا ۱۳۰)

پیغامِ شیر بیشۂ سنت بنامِ اہلسنت

سنیم من نعرۂ اللہ اکبر می زنم — دم ز بوبکر و عمر عثمان وحیدر می زنم
قادریم نعرۂ یا غوث اعظم می زنم — دم ز شیخ احمد رضا خاں قطب عالم می زنم

اے مسلمانو! اٹھو دیں کی حفاظت کے لئے
کوششیں دل سے کرو مذہب وملت کے لئے
کوشش کفار ہے دیں کی اہانت کیلئے
غوث اعظم کو پکارو تم اعانت کے لئے
سنیم من نعرۂ اللہ اکبر می زنم۔۔۔۔
مصطفیٰ کی بھولی بھیڑو! بھیڑیوں سے تم بچو
جو کرے توہین اللہ و نبی کی دوستو!

Scanned by CamScanner

اپنے ایماں کی حفاظت اُنکے جلووں سے کرو
غوثِ اعظم ہیں مدد پر انکا دامن تھا لو
سنیم من نعرۂ اللہ اکبری زنم۔۔۔۔

فرض ہے پہلے عقائد کی درستی مومنو!
پھر کرو کوشش نمازوں کے لئے اے مومنو!
مصطفیٰ کے دین پر ثابت قدم گر تم رہو
اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ قولِ حق ہے غالب تم رہو
سنیم من نعرۂ اللہ اکبری زنم۔۔۔۔

مومنو! رب ہے تمہارا خالق ارض و سماں
سنیو! آقا تمہارے ہیں محمد مصطفیٰ
قادریو! تم کو مژدہ سرپہ ہیں غوث الوریٰ
رضویو! خوش ہو کہ حامی ہیں شہِ احمد رضا
سنیم من نعرۂ اللہ اکبری زنم۔۔۔۔

محفل میلادِ اقدس مستحب ہے اور ثواب
جو مسلماں اس میں آئے بخشا جائے بے حساب
شرک ٹھہراتی ہے اس کو مجدیٔ خانہ خراب
سنیو! مجدی سے رکھو احتراز واجتناب
سنیم من نعرۂ اللہ اکبری زنم۔۔۔۔

اے عبیدؔ قادری محشر سے تجھ کو خوف کیا
جب شفاعت کرنے والے ہیں حبیب کبریا
دوجہاں میں سر پہ سایہ ہے جناب غوث کا
نزع محشر میں حفاظت کرنے والے ہیں رضا

مدارس اور علماء کا حال

یہ حقیقت پوست برکندہ ہے کہ دین برحق کی زندگی اور اس کی بقا اسلامی تعلیم و کردار سے وابستہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ زمانہ گزشتہ کے مسلمانوں نے اپنے خرچ سے ایسی تعلیم گاہیں قائم کی تھیں جن میں طلبہ کو تفسیر و حدیث، عقائد و فقہ کا درس دیا جاتا اور ان کا کردار پختہ کیا جاتا۔ پھر یہی طلبہ عالم دین کی سند پاکر اپنی تعلیم گاہ سے باہر آتے تو فساق و فجار مسلمانوں کا سدھار کرتے، بدمذہب کلمہ گویوں کے عقائد فاسدہ کی اصلاح کرتے، حلال و حرام سے ناواقف مسلمانوں کو احکام شرع سے آگاہ کرتے، گمراہ فرقوں کے اعتراض کا جواب دیتے، ملحدوں کے پیدا کردہ شکوک و شبہات کا قلع قمع کرتے۔ مسلمان ان کے بلند کردار، سنجیدہ گفتار، پاکیزہ رفتار کو دیکھ کر ان کا پورا پورا احترام کرتے تھے۔ اور غیر مسلم ان کی عالمانہ شان و شوکت سے متاثر ہو کر ان کو عزت و عظمت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔

لیکن افسوس! کہ علم و عمل کا یہ خوشگوار ماحول اب بری طرح بگڑ چکا ہے۔ دور حاضر کے اسلامی درسگاہوں کے فارغ التحصیل علماء ان میں اکثر و بیشتر حضرات تقاضۂ دین سے ناآشنا ہیں۔ ان کا دامن علم نافع سے خالی ہے۔ ان کے پاس عمل صالح کی پونجی نہیں۔ ان کے کردار اور عام فاسقوں کے اعمال میں کوئی امتیاز نہیں۔ ان کے طرز عمل سے اسلامی معاشرہ سدھرنے کے بجائے بگڑتا جارہا ہے۔ ان کا ٹڈی دل لشکر موجود ہے لیکن پھر بھی مسلمانوں کی دینی حالت پست ہے۔ باطل پرستوں کا زور ہے، صلح کلیت کا غلبہ ہے، سنیت بے کسی کے عالم میں دم توڑتی جارہی ہے۔ اس تشویش ناک صورت حال کا سبب بالکل ظاہر ہے۔ ادارے قائم ہیں دینی تعلیم کیلئے، مسلمانوں سے چندہ لیا جاتا ہے اسلامی تعلیم کے نام پر۔ مگر افسوس کہ ان تعلیمی اداروں میں نہ تو علم نافع کی لگن ہے نہ عمل صالح کا کوئی پرسان حال ہے۔ بس لے دے کر گنی چنی درسی کتابوں کے شروع کے چند صفحات کی تدریس ہے۔ اور پھر کاپیوں میں لکھے ہوئے مخصوص نوٹوں کو رٹا رٹا کر، مولوی، عالم، فاضل کا امتحان دلانا اور جلسہ عام میں امیدواروں کی دستار بندی کرادینا ہے۔ ان الحاقی مولوی اور مولاناؤں میں اکثر کا

Scanned by CamScanner

حال یہ ہے کہ علامہ ہوتے ہوئے صحیح طور پر میزان ومنشعب کا درس نہیں دے سکتے۔ ان کو نہ تو عقائد دینیہ کی خبر ہے نہ مسائل شرعیہ کا پتہ۔ نماز وزکوۃ کے موٹے موٹے مسائل سے ناواقف ہیں۔ حد یہ ہے کہ فقہی تعلیم کے مطابق وضو کرنا نہیں جانتے۔ صورت فاسقانہ اور سیرت ملحدانہ۔ تو پھر ان لوگوں سے حمایتِ دین اور احیائے شریعت کی امید رکھنا سانڈ سے دودھ دوہنا ہے۔

دین مذہب کا سچا درد رکھنے والے اصحاب بصیرت مدرسین کا فرض ہے کہ وہ اس تاریک دور میں دین کی ٹھوس تعلیم پر زیادہ سے زیادہ توجہ مبذول کریں اور طلبہ کے کردار کو اسلامی سانچے میں ڈھالیں۔

(ماخوذ از مضامین بدر ملت، صفحہ ۵۴ تا ۵۶)

==========

کوڑیوں پر بکنے والے

آج کل سیاست کے نام پر گمراہ و بے دین نام نہاد مسلم لیڈروں کی تعظیم کی جاتی ہے ان کا استقبال کیا جاتا ہے۔ اس کا رد کرتے ہوئے حضور محدث کبیر مدظلہ العالی نے فرمایا:

"اور جب ہم ان کا اس معاملے میں ساتھ نہیں دیتے، ہم کہتے ہیں ہر قوم اپنے اپنے طریقے پر عمل کر رہی ہے، کرے! ہم اپنا طریقہ کیوں چھوڑیں گے؟ کیوں طریقہ چھوڑیں؟ جس کی اللہ نے ہمیں اجازت نہیں دی۔ ہم اس راستے کو کبھی اختیار نہیں کریں گے۔ آج تو لوگ کوڑیوں پر بک جاتے ہیں۔ اور وہ شراب تو کیا موت (پیشاب) بھی بڑی خوشی سے پی لیتے ہیں۔"

محدث کبیر حضرت علامہ مفتی محمد ضیاء المصطفےٰ قادری مدظلہ العالی

(ماخوذ از خطاب مورخہ ۲۷ محرم ۱۴۴۱ھ مالیگاؤں)

خوش عقیدہ مسلمانوں کیلئے ضروری ہدایات

(بدر ملت حضرت علامہ بدر الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ)

(۱) مذہب اہل سنت و جماعت پر مضبوطی سے قائم رہیں جس پر علمائے حرمین شریفین اور ہندوستان میں حضرت مولانا شاہ عبد الحق محدث دہلوی و حضرت مولانا بحر العلوم لکھنوی، حضرت مولانا فضل حق خیر آبادی، اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی وغیرہ علیہم الرحمہ رہے ہیں۔ اہلسنت کے جتنے مخالف مثلاً رافضی، قادیانی، نیچری، وہابی، دیوبندی، وہابی غیر مقلد، وہابی تبلیغی، وہابی مودودی، وہابی ندوی، وہابی صلح کلی وغیرہ ہیں سب سے اپنا ایمان بچانے کے لئے جدا رہیں۔ اور سب کو اپنا مذہبی دشمن اور مخالف جانیں۔ ان کی بات نہ سنیں، ان سے میل جول نہ رکھیں، اُن کی کوئی کتاب نہ دیکھیں کہ شیطان کو معاذ اللہ تعالیٰ دل میں وسوسہ ڈالتے کچھ دیر نہیں لگتی۔ آدمی کو جہاں مال یا آبرو کا اندیشہ ہو وہاں ہرگز نہ جائے گا۔ دین وایمان سب سے زیادہ عزیز چیز ہے۔ اس کی محافظت میں حد سے زیادہ کوشش فرض ہے۔ دنیا کی عزت، دنیا کی زندگی اور مال یہ سب دنیا ہی تک ہیں، دین وایمان سے ہمیشگی کے گھر میں کام پڑنا ہے۔ ان کی فکر سب سے زیادہ لازم ہے۔

عقائد اہل سنت کی تفصیل معلوم کرنے اور سرکار مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کی پہچان حاصل کرنے کے لئے بہار شریعت حصہ اول نیز علمائے حرمین شریفین کا تحریری مجموعہ حُسام الحرمین مطالعہ میں رکھیں۔

(۲) نماز پنجگانہ کی پابندی نہایت ضروری ہے۔ مردوں کو مسجد میں حاضر ہونا اور جماعت سے نماز پڑھنا واجب ہے۔ بے نمازی مسلمان گویا تصویر کا آدمی ہے کہ ظاہری صورت انسان کی مگر انسان کا کام کچھ نہیں۔ بے نمازی وہی نہیں جو کبھی نہ پڑھے بلکہ جو ایک وقت کی نماز قصداً کھودے بے نمازی ہے۔ کسی کی

Scanned by CamScanner

نوکری، ملازمت خواہ تجارت وغیرہ کسی حاجت کے سبب نماز قضا کر دینا سخت ناشکری، پرلے سرے کی نادانی ہے۔ کوئی آقا یہاں تک کہ کافر بھی اپنے ملازم کو نماز سے باز نہیں رکھ سکتا اور اگر منع کرے تو ایسی نوکری ہی حرام قطعی ہے اور کوئی وسیلۂ رزق نماز کھو کر برکت نہیں لا سکتا۔ رزق تو اس کے ہاتھ میں ہے جس نے نماز فرض کی ہے اور اس کے ترک پر سخت غضب فرماتا ہے۔ والعیاذ باللہ۔

(۳) جتنی نمازیں قضا ہو گئی ہیں سب کا ایسا حساب لگائیں کہ تخمینے میں باقی نہ رہ جائیں، زیادہ ہو جائیں تو کوئی حرج نہیں اور وہ سب بقدر طاقت رفتہ رفتہ نہایت جلد ادا کریں۔ کاہلی نہ کریں کہ موت کا وقت معلوم نہیں اور جب تک فرض ذمہ پر باقی رہتا ہے کوئی نفلی عمل قبول نہیں کیا جاتا۔

(۴) مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ الصلوٰةُ وَمِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ جنت کی کنجی نماز ہے اور نماز کی کنجی وضو ہے۔ لہٰذا صحیح وضو کرنے کی عادت ڈالنا نہایت ضروری ہے۔ اس تاریک دور میں وضو کے سلسلے میں بڑی لاپرائی برتی جا رہی ہے۔ وضو کی سنتوں کا لحاظ رکھنا تو دور کی بات ہے خود فرضِ وضو کے لالے پڑے ہیں۔ نورانی گلدستہ (اسی طرح انوار شریعت) میں وضو کے فرائض و سنن خوب تفصیل سے بتائے گئے ہیں اور مسنون وضو کا طریقہ بھی بیان کیا گیا ہے۔ مسلمانوں کو اس کتاب کا مطالعہ ازبس ضروری ہے۔

(۵) جتنے روزے کبھی قضا ہوئے ہوں، دوسرے رمضان آنے سے پہلے ادا کر لئے جائیں کہ حدیث شریف میں ہے کہ جب تک پچھلے رمضان کے روزوں کی قضا نہ کر لی جائے اگلے روزے قبول نہیں ہوتے۔

(۶) جو صاحب مال ہیں زکوٰۃ بھی دیں اور جتنے برسوں کی نہ دی ہو تو فوراً حساب کر کے ادا کریں۔ ہر سال کی زکوٰۃ سال تمام ہونے سے پہلے دے دیں۔ سال تمام ہونے کے بعد دیر لگانا گناہ ہے۔ لہٰذا شروع سال سے تھوڑا تھوڑا دیتے رہیں۔ سال تمام ہونے پر حساب کریں۔ اگر پوری ہو گئی تو بہتر ورنہ جتنی باقی ہو

فوراً دے دیں۔

(۷) مالک نصاب پر ہر سال قربانی کرنا اور فطرہ دینا ضروری ہے۔ اگر دسویں گیارہویں، بارہویں تاریخیں ذی الحجہ گزر گئیں اور مالک نصاب قربانی نہ کر سکا تو ایک بکری کی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے، اور کھیتی والے پر اپنے کھیت کی پیداوار کا عشر ادا کرنا لازم ہے۔ جو غلہ آبپاشی کے ذریعہ حاصل ہو اس کا بیسواں حصہ نکالنا اور جو پیداوار زمین کی نمی یا بارش سے حاصل ہو اُس کا دسواں حصہ ادا کرنا واجب ہے۔ زکوٰۃ، فطرہ، اور عشر کے تفصیلی مسائل کے لئے بہار شریعت حصہ پنجم کا مطالعہ کرنا چاہئے۔

(۸) صاحب استطاعت پر حج فرض اعظم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی فرضیت بیان کر کے فرمایا: وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ۔ ''اور جو کفر کرے تو اللہ تعالیٰ سارے جہاں سے بے پروا ہے'' سرکار مصطفیٰ نبی کریم ﷺ نے تارک حج کو فرمایا کہ چاہے یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر وَالْعِیَاذُ بِاللّٰہِ تَعَالٰی

(۹) عورتیں پردہ کو فرض جانیں۔ ہر نامحرم سے پردہ فرض ہے۔ نہ بے پردہ پھریں نہ بے پردہ گھر میں رہیں۔ جس کپڑے سے بال یا بدن چمکے اسے پہن کر یا کلائی، پنڈلی، گلا، سینہ کھلا رہنے کی حالت میں جس طرح اجنبی کے سامنے آنا حرام ہے یوں ہی اپنے جیٹھ، دیور، بہنوئی، سگے چچازاد بھائی، خالہ زاد بھائی، پھوپھی زاد بھائی، ماموں زاد بھائی کے سامنے ہونا بھی حرام ہے، بد انجام ہے۔ مردوں پر بھی فرض ہے کہ اپنی بیویوں، بیٹیوں، بہنوں وغیرہ محارم کو بے پردگی سے بچائیں، پردے کی تاکید کریں اور عدم تعمیل پر جنہیں سزا دے سکتے ہیں انہیں سزا دیں۔ جو مرد اپنے محارم کی بے پردگی کی پروا نہ کرے، غیر محرموں کے سامنے پھرائے خصوصاً اس طرح کہ بے پردگی کے ساتھ بعض اعضاء کی بے ستری بھی ہو وہ دَیُّوث ٹھہرے گا۔ والعیاذ باللہ

(۱۰) مرد داڑھی کو لازم جانیں۔ داڑھی شعار اسلام ہے۔ داڑھی منڈانا، کتروانا

Scanned by CamScanner

حرام ہے۔ سید الانام سرکار مصطفیٰ ﷺ فرماتے ہیں اَحْفُوا الشَّوارب واعفوا اللحی (لَمْعَۃُ الضُّحٰی مصنفہ سرکار اعلیٰ حضرت) یعنی لبوں کو پست کراؤ اور داڑھیوں کو بڑھاؤ۔ داڑھی کی شرعی حد ایک مشت ہے۔ جو اس سے کم کرادے وہ فاسق ہے۔ بعض مشہور درگاہوں کے سجادہ نشین حضرات جو اپنی داڑھی کتروا کر حد شرع سے کم کر دیا کرتے ہیں وہ غور کریں، ٹھنڈے دل سے سوچیں کہ ان پر جب خواہشِ نفسانی کا اتنا غلبہ ہے کہ اپنے چہرے پر چار انگل داڑھی نہیں بڑھا سکتے تو کسی ولی کے مزار کی سجادگی قبول کرنے کا ان کو کیا حق ہے؟

سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرید و خلیفہ مولانا جمیل الرحمن بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان نے داڑھی کے متعلق ایک نظم لکھی ہے۔ اس امید پر کہ شاید یہ نظم کسی دل کے لئے سامان ہدایت بن جائے ذیل میں نقل کی جاتی ہے۔

اے مرے بھائی ذرا داڑھی منڈانا چھوڑ دے
شرم کر بہرِ خدا داڑھی منڈانا چھوڑ دے

ہیں بظاہر بال لیکن نور ہے اسلام کا
شکل نورانی بنا داڑھی منڈانا چھوڑ دے

شکل سے بیزار ہیں تیری خدا (۱) و مصطفیٰ (۲)
ان کو راضی کر ذرا داڑھی منڈانا چھوڑ دے

تیری صورت دیکھ کر شیطاں کو ہوتی ہے خوشی
اور وہ دشمن ترا داڑھی منڈانا چھوڑ دے

اپنی چوٹی بھی کسی ہندو نے کاٹی ہے بتا
تو نے کیوں ایسا کیا داڑھی منڈانا چھوڑ دے

(۱) جل جلالہٗ (۲) صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

آل (۳) واصحاب (۴) و نبی (۵) نے بھی کبھی ایسا کیا
تو ہے کیوں اُن سے جدا داڑھی منڈانا چھوڑ دے

داڑھی کترانا، چڑھانا، مونڈنا سب ہے حرام
مان حکمِ مصطفیٰ داڑھی منڈانا چھوڑ دے

فرض ہے بھائی پہ، بھائی کو دے راہ حق بتا
اس لئے میں نے کہا داڑھی منڈانا چھوڑ دے

ہو جمیلؔ قادری کی اِلتجا یا رب قبول!
امت خیر الوریٰ داڑھی منڈانا چھوڑ دے

(۱۱) جھوٹ، گالی، بدزبانی، چغلی، غیبت، بدکاری، ظلم، خیانت، نام ونمود، غرور وتکبر وغیرہ افعال قبیحہ غلامی مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثنا کے رشتہ کو کمزور اور ضعیف کرتے رہتے ہیں۔ لہذا مسلمانوں کو ان اعمالِ سئیہ سے بچنا نہایت ضروری ہے۔ اسلامی شعار وتہذیب پر یہ بہت بڑا ظلم ہے کہ مسلمان اپنا قومی لباس ترک کر کے کافروں کی وضع قطع کا لباس پہنیں۔ مسلمان مردوں، عورتوں پر لازم ہے کہ کافرانہ اور فاسقانہ لباس نہ خود پہنیں نہ اپنے بچوں کو پہنائیں۔ سنیما بینی کی وبا اسلامی معاشرہ کی دشمن ہے اور اب تو اس تاریک دور میں ٹی وی، (موبائیل میں) ویڈیو باپ بھائی، بیٹا، بیوی، بہو، بیٹی، بہن اور داماد سب کی غیرت وحیا شرم ولحاظ کو بری طرح لوٹ رہا ہے۔ سرکار مصطفیٰ ﷺ کی غلامی کا تقاضا یہ ہے کہ مسلمان اپنے گھروں کو اس ظالم بت کی نجاست سے پاک کریں۔

(ماخوذ از مضامین بدر ملت، صفحہ ۱۵۸ تا ۱۶۳)

(۳)(۴) رضی اللہ تعالیٰ عنہم (۵) صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

Scanned by CamScanner

تاریخی بابری مسجد (اجودھیا)

(بدرِ ملت حضرت علامہ بدرالدین قادری رحمۃ اللہ علیہ)

مسلمانوں کے اعمالِ بد کی شامت اور نحوست نے متعصب حکمرانوں، اسلام دشمن لیڈروں، فساد پسند ہندوؤں کو اس قدر جری بنا دیا کہ انہوں نے انصاف، قانون، اور دستور ہند سب کا گلا گھونٹ کر اجودھیا کی چار سو ستاون (۴۵۷) برس کی قدیم تاریخی بابری مسجد کو مندر میں تبدیل کر دیا۔

واقعہ یوں ہے کہ شہنشاہِ بابر نے شیخ بایزید کی بغاوت کچل دینے کے بعد اپنے سپہ سالار میر باقی بیگ تاشقندی کو اودھ کا حاکم مقرر کیا۔ میر باقی نے اپنے آقا بابر کی یادگار کے طور پر ۹۳۵ ہجری مطابق ۱۵۲۸ عیسوی میں اجودھیا میں ایک مسجد تعمیر کی جس کا نام بابری مسجد قرار دیا۔ اس مسجد کی سنگی تختی پر کندہ عبارت یہ ہے:

"بحکمِ شہنشاہ بابر جس کا انصاف چرخ گردوں تک وسیع ہے نیک دل میر باقی نے فرشتوں کے اس آشیاں کو تعمیر کرایا یہ خبر ہمیشہ باقی رہے اور اس کی تاریخ "بود خیر باقی" یعنی ۹۳۵ ھجری۔

چار سو ستاون برس کی طویل مدت میں کسی ہندو نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ رام چندر مندر توڑ کر بابری مسجد تعمیر ہوئی ہے۔ لیکن اب بھارت گورنمنٹ کے دور میں فتنہ خیز منڈل کے اراکین امن شکن سبھا کے ممبران نے چار سو ستاون برس کے بعد عام سادہ لوح ہندوؤں کو یہ باور کرایا کہ بابری مسجد، مندر ڈھا کر بنائی گئی ہے۔ پھر اچانک ۲۲ر دسمبر ۱۹۴۹ء کو ۲ بجے رات میں ہندوستان دشمن بلوائیوں نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نائر اور دیگر حکام ضلع فیض آباد سے سہارا پا کر بابری مسجد کے ممبر پر مورتی نصب کر دی اور کمال تعجب یہ ہے کہ مسجد کی حفاظت پر مقرر پولیس کی موجودگی میں مورتی نصب کرنے کا کام انجام دیا گیا۔

جب اجودھیا کی پولیس نے مسجد پر قبضہ کرنے اور مورتی نصب کرنے کا کیس درج کیا تو حکومت نے مسلمانوں کی بے چینی اور نقصِ امن کے اندیشہ سے مسجد کو اپنی تحویل میں لے کر اسے مقفل کر دیا اور اس میں ہندو مسلمان سب کا داخلہ ممنوع قرار دے دیا۔

مسلمانوں نے بابری مسجد پر اس سنگین ظلم کے خلاف ہائی کورٹ میں مقدمہ دائر کیا۔ ابھی ہائی کورٹ سے کوئی فیصلہ صادر بھی نہ ہوا تھا کہ یکم فروری ۱۹۸۶ء کو صوبائی اور ضلعی حکمرانوں نیز فیض آباد کورٹ کے جج نے بابری مسجد کا تالا توڑ کر اسے ہندوؤں کے حوالے کر دیا اور ظلم پسند ہندوؤں نے ایک قدیم شاہی خدا خانہ کو بت خانہ بنا دیا۔ معاذ اللہ رب العالمین۔ (۱)

جب دن دہاڑے ظلم و ستم کا عالم یہ ہے تو دہلی کی شاہجہانی جامع مسجد کی بھی خیر نہیں۔ پرچم فساد لہرانے والے شر پسند ہندو جب چاہیں دلّی کی جامع مسجد کے وسیع صحن میں بچھے ہوئے پتھروں کی دو ایک سِل اکھاڑ کر اس کے نیچے مورتیاں رکھ دیں۔ اور ہندوؤں کے انگریزی ہندی اخبار زمین سر پر اٹھا کر خوب شور مچائیں کہ دلی کی جامع مسجد، پرانا مندر توڑ کر تعمیر کرائی گئی ہے۔ اور ثبوت میں پتھروں کی سلیں ادھیڑ کر مورتیاں دکھا دیں۔ پھر دلی کی ایک جامع مسجد ہی کی کیا تخصیص ہے؟ اب تو جس مسجد کو بھی شر پسند ہندو بت خانہ بنانا چاہیں اس میں بارہ بجے دن کے وقت اپنے کسی بھگوان کی مورتی رکھ دیں اور اعلان کر دیں یہ زمین ہمارے فلاں بھگوان کی جنم بھومی ہے اور ایک ہفتہ کے لئے وہاں ہری کرتن بھی چالو کر دیں۔ آخر میں یہی ہوگا کہ وہ مسلمان ہندو بھگوان کی جنم بھومی سے ہاتھ دھو لے گا۔

ناظرین کہہ سکتے ہیں کہ بھارت گورنمنٹ اس اندھیر کو برداشت نہیں کر سکتی۔ حکومت کے سامنے فتنہ پرور ہندوؤں کی یہ دھاندھلی چل نہیں پائے گی۔ میں کہوں گا کہ بھارت کے حکمراں افراد میں انصاف پسند مردانِ دلیر کی بڑی قلت ہے۔ خونخوار بھیڑیے زیادہ ہیں۔ پھر جس طرح بابری مسجد کے مسئلہ میں ہندوستان دشمن افراد کے اندھیر کو حکومت نے گوارا کیا اور ظلم پیشہ شر پسندوں کے خلاف کوئی کاروائی نہ کر سکی یونہی دوسری مسجدوں کے معاملے میں بھی اسے چشم پوشی سے کام لینا پڑے گا۔

مسلمانو! اب بھی آنکھیں کھولو۔ قرآن مجید کا ارشاد ہے وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ (یعنی اور اے مسلمانو! تم ہی بلند و غالب رہو گے اگر تمہارا ایمان ٹھوس اور

(۱) تالا توڑنے کے تقریباً چھ ۶ رسال بعد ۱۰ر جمادی الآخرہ ۱۴۱۳ھ مطابق ۶ر دسمبر ۱۹۹۲ء بروز اتوار تقریباً ۵ر بجے شام اسلام دشمن لیڈروں اور فساد پسند ہندوؤں نے تاریخی بابری مسجد کو شہید کر دیا۔ فقیر قادری عفی عنہ

کھرا ہوجائے) ٹھوس ایمان کا تقاضہ یہ ہے کہ اپنے اپنے گھروں سے ٹیلی ویژن، ویڈیو، گانا باجا سنانے والے ریڈیو اور جاندار اشیاء کی تصویروں کو نکال کر باہر کرو۔ ٹیلی ویژن، ویڈیو، گانا باجا سنانے والا ریڈیو اور جاندار اشیاء کی تصویر یہ سب بُت ہیں۔ ان بتوں سے اپنا گھر پاک کرو تمہارے گھروں میں عریاں کپڑے والی بہو، بہن، بیٹی، بیوی جو مغرب زدہ دیوی بنی پھرتی ہیں ان کا مغربی لباس اتروا کر ان کو اسلامی لباس پہناؤ۔ انہیں مومنہ عورت بناؤ۔ نمازی بن کر اپنی مسجدیں آباد کرو چہرہ پر اسلامی داڑھی رکھو، داڑھی مونڈ کر اسلام کی دیوار نہ ڈھاؤ۔ اور اس طرح دشمنان اسلام کا حوصلہ نہ بڑھاؤ۔ شریعت کے خلاف سرکشی کر کے قہر ربانی کو دعوت نہ دو۔ اللہ و رسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ڈرو۔ اللہ و رسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خاطر حقوق العباد کا تصفیہ کرو۔ گستاخانِ مصطفیٰ ﷺ سے بیزار ہو کر اللہ جل جلالہ و رسول اللہ ﷺ کو راضی کرو پھر تائید ربانی، نصرت، رحمانی تمہارے ساتھ ہو کر تمہارے شہری حقوق، تمہاری اسلامی شریعت، تمہاری مسجدوں اور تمہارے اوقاف کے مسائل حل کر دے گی۔

اب ہم غیر منقسم ہندوستان کے والی و حاکم، سرکار خواجہ غریب نواز اجمیری چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، جنہیں بارگاہِ نبوت علیہ التحیۃ والثنا کی طرف سے مملکتِ ہند تفویض ہوئی ہے، عرض کرتے ہیں ؎

تمہیں ہو بادشاہِ ہند، رحمت ہو غریبوں پر
مرے اجمیری خواجہ اے معین و رہنما اُٹھیے

اے سرکار خواجہ! ہم نہتوں بے دست و پا مسلمانوں پر ارباب اقتدار کی چیرہ دستی بہت بڑھ گئی ہے پہلے تو جان و مال، عزت و آبرو، گھر دوکان پر مسلسل حملے ہوتے رہے۔ اب مسلمانوں کے دین و ایمان حدیث و قرآن، مسجد و معبد پر حملے شروع ہو گئے ہیں۔ یا سرکار اجمیر المدد! یا سرکار خواجہ الغیاث!

یا خدا تجھ تک ہے سب کا منتہیٰ اولیاء کو حکمِ نصرت کیجئے

(ماخوذ از مضامین بدر ملت، صفحہ ۲۴۴ تا ۲۴۸)

مسلم پرسنل لاء اور پھر وہی پرانی دل آزاریاں

(بدر ملت حضرت علامہ بدر الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ)

اخبار روزنامہ اردو ٹائمز ممبئی بابت یکم اپریل ۱۹۷۸ء جلد ۱۹ شمارہ ۸۸ صفحہ اول میں مسٹر راج نرائن کا ایک بیان شائع ہوا جس کا ایک دل آزار حصہ حسب ذیل ہے۔

''۳۰ مارچ ۱۹۷۸ء کو صحت اور خاندانی فلاح کے وزیر مسٹر راج نرائن نے لوک سبھا میں کہا کہ حکومت، مسلمانوں کے مسلم پرسنل لاء میں مداخلت کرنا نہیں چاہتی۔ مسلمانوں کی اپنی تہذیبی روایات ہیں۔ جس میں خلل ڈالنا مناسب نہیں۔ ہاں اگر وہ خود اپنے شرعی قانون میں کوئی تبدیلی لانا چاہیں تو الگ بات ہے۔ حکومت ان پر رائے تھوپ نہیں سکتی''

اس پر حضور بدر العلماء کا فولادی جواب ملاحظہ کریں:۔

بظاہر مسٹر راج نرائن صاحب مسلمانوں کو اطمینان دلا رہے ہیں کہ حکومت ہند اسلام کے شرعی قوانین کو تبدیل کرنا نہیں چاہتی لیکن اس کے ساتھ ہی ساتھ وہ یہ شوشہ بھی چھوڑ رہے ہیں کہ اگر خود مسلمانوں نے قوانین شرعیہ میں کوئی تبدیلی کا کبھی مطالبہ کیا تو اس کے لئے حکومت تیار ہے۔ اس دل آزار بیان کے جواب میں ہمیں صرف اتنا کہنا ہے کہ جو مسلمان اسلام کو اپنا دین مانتا ہے وہ قانون شرعی میں تبدیلی کا مطالبہ نہیں کر سکتا۔ اور جو مسلمان کہلا کر مطالبہ کر بیٹھے وہ مسلمان نہیں رہ سکتا۔ اسلام کے نزدیک وہ کافر و مرتد ہو جائیگا۔

لہذا قانون شرعی میں تبدیلی کا مطالبہ، وہ مسلمانوں کا مطالبہ نہ ہوگا۔ بلکہ وہ کافر و مرتد کا مطالبہ ہوگا۔ حضرت قبلہ نے ایسا اس لئے تحریر فرمایا کہ دنیا کے کسی قانون ساز ادارہ نے آج تک کوئی ایسا جامع اور مکمل دستور زندگی نہ پیش کیا نہ کر سکتا ہے۔ کیونکہ اسلام کا یہ مدوّن و مرتب قانون کسی انسان کا ذہنی پیداوار کا نتیجہ نہیں۔ بلکہ اس کا مصدر و ماخذ سرچشمۂ ہدایت کلام ربانی اور ارشادات نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ہیں اور اس کے تدوین و ترتیب کرنے والے برج فضل و کمال کے وہ درخشندہ ستارے ہیں جن کا فہم و ذکاء تقیظ و بیدار مغزی دقت نظر اور فراست کاملہ کا اعتراف سب نے کیا ہے۔

(ماخوذ از مضامین بدر ملت، صفحہ ۳۰۲ تا ۳۰۳)

Scanned by CamScanner

مسلم پرسنل لاء پر بھرپور حملہ

مسلم مطلقہ عورت کی مصنوعی خیر خواہی کی آڑ میں بھارت کی سب سے اونچی کچہری سپریم کورٹ نے ۲ رشعبان ۱۴۰۵ ہجری مطابق ۲۳ راپریل ۱۹۸۵ء کو ایسا اسلام شکن فیصلہ صادر کیا جس سے بھارت کے ۱۹ رکروڑ پنچانوے ہزار مسلمان اور مسلمان کہلانے والے افراد چیخ اٹھے۔ واقعہ کی تفصیل حسب بیان اخبارات میں یوں ہے کہ مدھیہ پردیش اندور کی باشندہ شاہ بانو کی شادی بعمر ۱۶ رسال محمد احمد خان وکیل کے ساتھ ان کے والدین کی مرضی سے ۱۳۵۱ھ مطابق ۱۹۳۲ء عیسوی میں ہوئی۔ وکیل صاحب کی عمر شادی کے وقت اٹھارہ سال کی تھی اور وہ اس وقت شہر اندور میں میٹرک کی تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ شاہ بانو دس سال تک محمد احمد خاں کے والدین کے گھر دیہات میں قیام پذیر رہیں۔ اس اثناء میں شاہ بانو کے بطن سے تین اولادیں ہوئیں۔ پھر وہ دیہات سے منتقل ہو کر اندور آئیں اور اپنے شوہر کے ساتھ رہنے لگیں۔

۱۳۹۴ھ مطابق ۱۹۷۴ء میں محمد احمد خاں نے اپنی مرضی کے مطابق ایک دوسری شادی کر لی۔ اس طرح ان کے گھر میں لڑائی جھگڑے شروع ہو گئے اور نوک جھونک کا سلسلہ چلتا رہا یہاں تک کہ محمد احمد خاں نے گھریلو ماحول تلخ دیکھ کر ۱۳۹۵ھ مطابق ۱۹۷۵ء میں شاہ بانو کو ایک دوسرے مکان میں منتقل کر دیا اور انکو ماہانہ خرچ دیتے رہے۔ پھر کچھ دنوں کے بعد شاہ بانو کے کسی مطالبہ سے ناراض ہو کر انہوں نے خرچ دینا بند کر دیا اور ۱۳۹۹ھ مطابق ۱۹۷۸ء میں شاہ بانو کو حسب بیان ماہنامہ استقامت کانپور بابت ربیع الاول شریف ۱۴۰۶ھ مطابق دسمبر ۱۹۸۵ء شاہ بانو کے مہر کی رقم اور عدت کا خرچ ادا کر دیا۔

شاہ بانو نے مستقل خرچ حاصل کرنے کی خاطر کورٹ میں مقدمہ دائر کیا۔ مجسٹریٹ نے حکم دیا کہ محمد احمد خاں ہر ماہ ۲۵ روپے مدعیہ شاہ بانو کو ادا کرتے رہیں۔ محمد احمد خاں نے مجسٹریٹ کے فیصلہ کے خلاف ہائی کورٹ میں اپیل دائر کیا۔ جج نے فیصلہ سنایا کہ محمد احمد خاں اپنی سابق بیوی شاہ بانو کو ۱۷۹ روپیہ بیس پیسہ ماہانہ دیا کریں۔ اس فیصلہ کے خلاف محمد احمد

خاں نے سپریم کورٹ میں اپیل دائر کی۔ سپریم کورٹ نے ۲ رشعبان ۱۴۰۵ھ مطابق ۲۳ ر اپریل ۱۹۸۵ء کو فیصلہ دیا کہ مطلقہ عورت کو اس کا سابق شوہر نان ونفقہ (کھانا اور کپڑا) اس کی زندگی بھر دیتا رہے۔ ہاں وہ مطلقہ عورت اگر کسی مرد سے اپنا نکاح کر لے تو سابق شوہر نان و نفقہ ادا کرنے سے بری ہو جائیگا۔

قرآن مجید، حدیث شریف، فقہ مقدس، اجماع امت کا اسلامی قانون یہ ہے کہ مطلقہ عورت صرف زمانہ عدت کا خرچ پانے کی حقدار ہے۔ عدت کا زمانہ ختم ہوتے ہی مطلقہ عورت آزاد ہے۔ اب وہ اپنے سابق شوہر کی بیوی نہ رہ گئی۔ اجنبی عورت ہو گئی۔ تو پھر عدت ختم ہو جاتے ہی اجنبی بن جانے کے بعد نان ونفقہ پانے کی حقدار کیسے ہو سکتی ہے؟

پوست برکندہ حقیقت یہ ہے کہ سپریم کورٹ نے ایک تیر سے دو شکار کیا ہے۔ ایک طرف شاہ بانو کیس کا فیصلہ کیا اور دوسری طرف مسلم پرسنل لاء کا کام تمام کر دیا۔ اب تو ہندوستان کے ہر مجسٹریٹ اور جج کو یہ قانونی حق مل گیا کہ وہ اسلامی شریعت کے خلاف فیصلہ کرے اور سپریم کورٹ کے اس قرآن شکن فیصلہ کو نظیر اور حوالہ میں پیش کر دے۔

نہیں معلوم کہ سپریم کورٹ کے اعلیٰ دماغ اور روشن خیال جج صاحبان کو مسلم پرسنل لاء سے چڑھ کیوں ہے؟ چڑھ کا ثبوت یہ ہے کہ سپریم کورٹ نے اپنے فیصلہ کے آخری حصہ میں بھارت گورنمنٹ پر سختی کے ساتھ اعتراض کیا ہے کہ اس نے بھارت کے تمام شہریوں کے یکساں سول کوڈ والا قانون اب تک نافذ کیوں نہیں کیا؟ گویا سپریم کورٹ کا کہنا یہ ہے کہ حکومت ہند نے قرآن وحدیث کو اب تک زندہ کیوں رہنے دیا؟ ان کو جمنا اور گنگا میں دفن کیوں نہیں کرا دیا؟

اَللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ اِلَيْكَ الْمُشْتَكٰى اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ الْمُسْتَغَاثُ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ الْكُلُّ وَاِلَيْكَ الْكُلُّ ط

سپریم کورٹ کے مذکورہ بالا فیصلہ نے ایک طوفان عظیم بن کر بھارت کے کروڑوں مسلمانوں اور مسلمان کہلانے والوں کو رنج وغم درد وکرب میں غرق کر دیا۔ کھرے ایمان و عقیدے والے مسلمانوں کے ساتھ سیاسی، قومی، سماجی، مسلمانوں نے بھی اس فیصلہ کو صریح

Scanned by CamScanner

مداخلت فی الدین قرار دیا۔ اور اس کی مخالفت میں صف آراء ہو گئے۔ فیصلۂ مذکورہ بالا کی مخالفت اور مسلم پرسنل لاء کی حمایت میں سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ماننے والے سنی علماء ومشائخ وعوام نے مثالی کردار انجام دیئے۔ اسی سلسلے میں حکومت مہاراشٹر نے عبید اللہ خان اعظمی اور مولانا سید محمد ہاشمی کچھوچھوی کو ممبئی سے شہر بدر بھی کیا۔

مسلک اعلیٰ حضرت کے خدام کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے شاہ بانو سے ملاقات کر کے ان کو قرآن اور حدیث شریف کی روشنی میں نکاح، طلاق، مہر، نان ونفقہ کے شرعی مسائل بتائے اور اللہ ورسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقرر کردہ احکام کی اہمیت سے آگاہ کیا جس کے نتیجے میں شاہ بانو نے ہمت مردانہ سے کام لیتے ہوئے بھارت کی سب سے اونچی کچہری سپریم کورٹ کے فیصلہ کو مسترد کر دیا جو سو فیصدی ان کے حق میں نفع بخش تھا۔ پھر شاہ بانو نے ایک دستخطی بیان بھی دیا جو ذیل میں من وعن نقل کیا جاتا ہے۔

میرے دینی اور ایمانی بھائیو! السلام علیکم، گزارش یہ ہے کہ میرے پاس ''تحفظ شریعت بورڈ'' جامع مسجد شہر اندور مالوہ مدھیہ پردیش کی جانب سے مفتی مالوہ مولانا محمد حبیب یار خاں قادری شیخ الحدیث دار العلوم نوری اندور ومعمار قوم حاجی عبد الغفار صاحب نوری خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند بریلی شریف وناظم اعلیٰ دار العلوم نوری اندور اور دیگر حضرات تشریف لائے اور قرآن وحدیث کی روشنی میں مجھے نکاح وطلاق اور مہر ونفقہ کے احکام بتائے۔ سننے اور سمجھنے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچی کہ میرے لئے اللہ تعالیٰ ورسول صلی اللہ علیہ وسلم کے قوانین ہی سب کچھ ہیں جن پر میرا کامل ایمان ویقین ہے۔

چونکہ عرصہ سے مطلقہ خواتین کورٹ کے ذریعہ نان ونفقہ پا رہی تھیں، اس لئے میں نے کورٹ میں نان ونفقہ کا دعویٰ کیا جو منظور کر لیا گیا۔ خیال رہے اس وقت تک میرے علم بلکہ وہم وگمان میں بھی یہ بات نہیں تھی کہ یہ چیز خلاف شرع ہو سکتی ہے۔ اور نہ ہی کسی شخص نے اس سلسلے میں مجھے شرعی موقف سے آگاہ کیا۔ اب جبکہ سپریم کورٹ نے نفقہ مطلقہ سے متعلق ۲۳/اپریل ۱۹۸۵ء کو جو فیصلہ دیا ہے، وہ بظاہر میرے حق میں ہے لیکن یہ فیصلہ قرآن وحدیث کے خلاف اور مسلم پرسنل لاء میں کھلم کھلا مداخلت ہے۔ اس لئے میں شاہ بانو مسلمان ہونے

کے ناطے اس فیصلہ کو نامنظور کرتی ہوں اور ہر وہ فیصلہ جو اسلامی شریعت کے خلاف ہو اس سے بیزاری کا اعلان کرتی ہوں۔

آج اس فیصلہ نے ہندوستان کے مسلمانوں کو جس بے چینی میں مبتلا کر دیا ہے۔ بحیثیت مسلمان میں اس درد وکرب کو محسوس کر رہی ہوں اور حکومت ہند سے مطالبہ کرتی ہوں کہ:

(۱) سپریم کورٹ کا فیصلہ فوراً واپس لیا جائے۔

(۲) ضابطۂ فوجداری کی دفعہ نمبر ۱۲۵/ سے مسلم مطلقہ عورت کو مستثنیٰ قرار دیا جائے یا اس میں ترمیم کی جائے۔

(۳) دستورِ ہند کی دفعہ نمبر ۴۴ جس میں یکساں سول کوڈ کی بات کہی گئی ہے، وہ قرآن وحدیث کے قطعاً خلاف ہے اس سے مسلمانوں کو مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

(۴) مسلم پرسنل لاء میں مداخلت دستورِ ہند کے خلاف ہے۔ اس لئے مسلم پرسنل لاء میں مداخلت کو روکا جائے اور ضمانت دی جائے کہ آئندہ کبھی بھی مسلم پرسنل لاء میں مداخلت نہیں کی جائے گی۔

آخر میں جماعت اہل سنت کے علماء خصوصاً مفتی مالوہ مولانا حبیب یار خاں قادری شیخ الحدیث دار العلوم نوری اندور اور خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند معمار قوم الحاج حافظ عبد الغفار صاحب نوری ناظم اعلیٰ دار العلوم نوری اندور کا شکریہ ادا کرتی ہوں جنہوں نے مجھے راہ راست دکھلا کر حق پر گامزن کیا، اور میری دنیا وآخرت کو بچا لیا۔

ساتھ ہی ہندوستان کے تمام علماء سے اپیل کرتی ہوں کہ مطلقہ عورت کیلئے تحفظ شریعت بورڈ قائم کریں جن کے ذریعہ تمام شرعی امور خصوصاً مہر وطلاق اور نفقہ وغیرہ کے متعلق مسائل کے شرعی تصفیہ کے ساتھ ان کو شرعی حقوق دلانے کے لئے پیش قدمی کی جا سکے۔

فقط والسلام شاہ بانو (نشانِ ابہام شاہ بانو)

(دستخط) محمد حبیب یار خاں قادری غفرلہ (دستخط انگریزی جسے پڑھا نہ جا سکا) 2-11-85

(دستخط) عبد الغفار نوری خلیفہ مفتی اعظم ہند (دستخط) محمد نوری خادم دار العلوم نوری اندور (دستخط) محمد فاروق نوری عفی عنہ

Scanned by CamScanner

نوٹ:۔ شاہ بانو کا مذکورہ بالا تحریری بیان ماہنامہ استقامت کانپور بابت ربیع الاول شریف ۱۴۰۶ھ مطابق دسمبر ۱۹۸۵ء صفحہ ۲۹، ۳۰ سے نقل کیا گیا۔ روز نامہ اردو ٹائمز ممبئی نے بھی شاہ بانو کے اس تحریری بیان کو جلد نمبر ۲۶ شمارہ نمبر ۳۱۴ بابت ۱۴ر نومبر ۱۹۸۵ء مطابق ۳۰ر صفر ۱۴۰۶ھ میں اس شاہ سرخی کے ساتھ ''شاہ بانو نے سپریم کورٹ کا فیصلہ واپس لینے کا مطالبہ کر دیا'' شائع کیا ہے۔ ہاں اخبار مذکور نے شاہ بانو کے حکومت ہند سے مطالبات کے چاروں نمبر معلوم نہیں کیوں حذف کر دیئے ہیں۔

محترم قارئین جس عورت کی سیاسی خیر خواہی میں سپریم کورٹ نے اسلام سوز طوفان خیز فیصلہ دیا تھا اسی عورت نے مومنانہ حوصلہ سے کام لیتے ہوئے سپریم کورٹ کے فیصلہ کی کمر توڑ کر اسے بے جان بنا دیا۔ سیکڑوں احتجاج پر شاہ بانو کا یہ تنہا بیان بھاری ہے۔ فاعتبروا یا ولی الابصار ہوش والوں اب آنکھیں کھولو!

(ماخوذ از مضامین بدر ملت، صفحہ ۲۲۶ تا ۲۳۲)

مرکز اہلسنت سے جڑ جایئے اور دین کی اشاعت کیجیے!

امام اہلسنت امام احمد رضا قادری علیہ الرحمۃ والرضوان نے جہاں ہمیں عشق رسالت میں ڈوبا مسلک عطا کیا وہیں آپ نے جماعت رضائے مصطفیٰ کی شکل میں ایک مبارک دینی تنظیم بھی عطا کی۔ موجودہ حالات میں ضرورت اس بات کی ہے کہ اس مبارک جماعت کی شاخ ہر شہر اور ہر علاقے میں قائم کی جائے اور مرکز اہلسنت بریلی شریف سے جڑ کر دین وسنیت کی ترویج واشاعت کیلئے کام کیا جائے۔

اہلسنت کی جماعت ہے رضائے مصطفیٰ — راہ تنظیم وشریعت ہے رضائے مصطفیٰ
بڑھ رہی ہے دہریت، ہے آج دور پُرفتن — واقعی تیری ضرورت ہے رضائے مصطفیٰ
فی الحقیقت ہے زمانہ مقتضی تیرا ہی اب — بالیقین تیری ضرورت ہے رضائے مصطفیٰ

جماعت رضائے مصطفیٰ کی شاخ قائم کرنے کیلئے درج ذیل نمبروں پر رابطہ کریں:

70550-78621 / 70550-78622
www.jamatrazaemustafa.org

مسلم پرسنل لاء اور دیوبندی وہابی کی قیادت

بیچارے سیدھے سادھے عوام جن کی نظر میں دیوبندی وہابی علماء کا صرف ظاہری کردار ہے۔ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ دیوبندی علماء مسلم پرسنل لاء کی حمایت، تحفظ شریعت کی تائید میں جو کچھ دوڑ دھوپ، کوشش اور جد وجہد کر رہے ہیں وہ سب دین کی خاطر تقاضائے ایمان پورا کرنے کے لئے ہے۔ لیکن جو شخص دیوبندی علماء کے عقائد اور ان کے اندرون اعمال سے آگاہ ہے وہ خوب سمجھتا ہے کہ یہ ساری دوڑ دھوپ اپنی ذاتی منفعت اور قومی مصلحت کے لئے ہے۔ جس قوم کے اکابر پیشواؤں نے امکانِ کذب الٰہی کا فتنہ کھڑا کر کے خدا کو بالامکان جھوٹا قرار دیا۔ سید عالم رسول اعظم ﷺ کے علم کو شیطان کے علم سے کمتر ٹھہرایا۔ زمین کے علمِ محیط کو شیطان کے حق میں قرآن وحدیث سے ثابت مانا اور اسی علم کو سرکار مصطفیٰ رسول خدا ﷺ کے لئے ثابت ماننا شرک قرار دیا۔ سرکار مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کے بعد نئے نبی پیدا ہونے کو جائز قرار دیا۔ خاتم النبیین بمعنیٰ آخر الانبیاء کا انکار کیا اور اس کلمۂ قرآنی کا ایک نیا معنیٰ خاتمِ ذاتی گڑھا، شہنشاہ کونین سلطان دارین سرکار مصطفیٰ ﷺ کو بڑا بھائی اور سرکر مٹی میں مل جانے والا ٹھہرایا۔ تو ایسی قوم کو مسلم پرسنل لاء اور تحفظ شریعت سے حقیقت میں کیا تعلق ہو سکتا ہے؟ پھر جو قوم بارگاہ رسالت علیہ التحیۃ والثناء کی باغی ہے وہ شریعتِ مصطفیٰ کی وفادار کب ہو سکتی ہے؟ ﷺ

۱۹۷۲ء کی بات ہے کہ اسلامی شریعت پر طرح طرح کے حملوں کے دفاع کے لئے مسلم پرسنل لاء بورڈ کا قیام عمل میں آیا جس میں سیاسی مصلحت کے پیش نظر ہر مکتب فکر کو نمائندگی دی گئی تھی۔ چنانچہ دار العلوم دیوبند کے مہتمم قاری طیب صاحب کو بورڈ کا صدر اور پیشوائے اہلسنت حضرت مولانا برہان الحق صاحب مفتی اعظم مدھیہ پردیش کو نائب صدر نامزد کیا گیا تھا۔ پھر قاری طیب صاحب کے مرنے کے بعد اصولاً حضرت مولانا مفتی برہان الحق صاحب کو صدر قرار دینا چاہئے تھا۔ مگر وہابی دیوبندیوں نے اپنی دیرینہ پالیسی پر عمل کرتے ہوئے چپکے سے ابو الحسن علی ندوی کو مسلم پرسنل لا بورڈ کا صدر بنا دیا۔ پھر ۱۹۸۴ء

Scanned by CamScanner

میں نائب صدر حضرت مولانا برہان الحق علیہ الرحمہ جب وصال فرما گئے تو مسلم پرسنل لاء بورڈ پر تنہا وہابیوں کی اجارہ داری قائم ہوگئی۔ سپریم کورٹ میں شاہ بانو کیس کی پیروی مسلم پرسنل لاء بورڈ نے کی۔ مقدمہ کی پیروی کے اخراجات کے سلسلے میں بورڈ نے لاکھوں کا چندہ حاصل کیا۔ پھر اسی منحوس بورڈ کی نحوست نے سپریم کورٹ سے وہ فیصلہ صادر کرایا جس نے اسلامی شریعت کی جڑیں اکھیڑ کر رکھ دیں۔

اور اب جب کہ پورے ملک کے مسلمان اور مسلمان کہلانے والے افراد سپریم کورٹ کے فیصلہ کے خلاف احتجاج کرنے لگے تو مسلم پرسنل لاء بورڈ کے وہابی دیوبندی قائدین بھی اپنی ذاتی مصلحت کے پیش نظر احتجاج میں شریک ہوگئے لیکن عین اس موقع پر جبکہ سپریم کورٹ کے فیصلہ کے خلاف احتجاجی کارروائیاں شباب پر چل رہی تھیں اچانک مسلم پرسنل لاء بورڈ کی طرف سے اعلان ہوتا ہے کہ اب مسلمان احتجاج بند کر دیں۔ حکومت تک آواز پہنچ چکی ہے۔ روز نامہ ہندوستان ممبئی جلد ۴۹ شمارہ نمبر ۳۰۳ بابت ۸ رنومبر ۱۹۸۵ء مطابق ۲۴ رصفر ۱۴۰۶ھ میں صفحۂ اول کی شہ سرخی اور اس کے ماتحت مضمون ذیل میں ملاحظہ ہو:

پرسنل لاء بورڈ کی مسلمانوں سے غداری

پرسنل لاء بورڈ کی جانب سے تحفظ شریعت کی تحریک کو اچانک ختم کرنے کے فیصلہ کو مسلمانوں کے ساتھ غداری سے تعبیر کیا جارہا ہے اور اس فیصلہ کی وجہ سے عوام میں اور بعض علماء کرام میں جو بے اطمینانی پھیلی ہے، اس کا مظاہرہ کل شب کاندے ولی مین چار گوپ کے مقام پر ہونے والے تحفظ شریعت کے جلسہ میں ہزاروں کی موجودگی میں ہوا۔ آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کے سکریٹری جناب شیخ عبد الستار کی موجودگی میں پہلی بار تحفظ شریعت کے جلسہ میں تنقید کا نشانہ بنا۔ حافظ عبید اللہ خاں اعظمی نے جلسہ میں اعلان کر دیا کہ مسلم پرسنل لا بورڈ کا ''شریعت بچاؤ تحریک'' کو واپس لینے کا فیصلہ ہم رد کرتے ہیں اور یہ تحریک اس وقت تک جاری رہے گی جب تک کہ حکومت گھٹنے ٹیک نہیں دیتی۔ حافظ عبید اللہ خاں نے یہاں تک کہہ دیا کہ جس طرح عارف محمد خاں (وزیر مملکت) مسلمانوں کا قاتل ہے اسی طرح مسلم

پرسنل لاء بورڈ بھی مسلمانوں کا قاتل ہے۔ (روز نامہ ہندوستان ممبئی)

ہمیں اس امر پر کوئی تعجب نہیں کہ مسلم پرسنل لاء بورڈ پر قابض وہابی قائدین نے اس نازک موڑ پر مسلمانوں سے کیوں غداری کی؟؟ کہ جب یہ قوم عظمتِ مصطفی علیہ التحیۃ و الثنا کی باغی ہے تو مسلمانوں اور ان کی اسلامی شریعت کے ساتھ وفاداری چہ معنی دارد؟

ہاں ہمیں حیرت اور سخت حیرت اس بات پر ہے کہ اقلیم خطابت کے موجودہ شہسوار جناب عبید اللہ خاں اعظمی نے شریعت مصطفی ﷺ کے ان غداروں اور مسلمانوں کے ان قاتلوں کے کندھوں سے کندھا ملا کر ممبئی کی سرزمین پر بیسیوں احتجاجی جلسوں میں قوم سے خطاب کرنا کیسے گوارا فرمایا؟ ان ہی کی طرح بعض دیگر سنی علماء نے بھی گستاخانِ بارگاہِ رسالت کے ساتھ خلط ملط ہو کر تقریریں کی ہیں جو باعث تعجب ہے۔ اگر نئی پود کے سادہ لوح نوجوان اس خلط ملط کو دیکھ کر وہابی علماء کو بھی پیشوائے اسلام سمجھیں اور ان کی اقتدا میں نماز پڑھیں تو ان مسلمانوں کے دینی عقائد بھی بگڑیں گے اور ان کی نمازیں بھی برباد ہوں گی۔ غور فرمایئے نمازوں کی بربادی اور عقیدوں کے بگاڑ کا وبال کس کی گردن پر ہوگا؟

اہم بات یہ ہے کہ وہابیوں کے چہروں پر گستاخیٔ رسول کی جو گاڑھی سیاہی تھی اسے مقررین اہلسنت نے اپنے خلط ملط والے طرز عمل سے دھو دیا۔ اور مجمع کے ہزاروں لاکھوں کو گواہ بنا کر یہ تاثر دیا کہ دیکھو وہابی علماء بھی ہماری ہی طرح مسلمانوں کے قائد اسلام ہیں، یہ صحیح ہے کہ وہابی علما کو گستاخ رسول اور غدار اسلام ضرور کہا جاتا ہے۔ لیکن فی الحال مسلم پرسنل لاء کی حمایت کے دوران نہ گستاخ رسول ہیں نہ مسلمانوں کے غدار۔ اگر علمائے وہابیہ بارگاہ رسالت علیہ التحیۃ والثناء کی شان میں گستاخ ہوتے یا مسلمانوں کے غدار ہوتے تو ہم سنی خطباء کسی قیمت پر ان کے کندھے سے کندھا نہ ملاتے نہ ان کو دینی پیشوا کی حیثیت سے مسند ہدایت و تبلیغ پر جگہ دیتے۔ ہم اللہ رب العزت جل شانہ کی پناہ چاہتے ہیں ایسے سنیت شکن تاثرات سے۔

اس اختلاطی آندھی کے موقع پر اخباروں کے ایڈیٹر اور رائٹر یورپین زدہ وکیل اور بیرسٹر صلح کلیت کے پرستاران ولیڈر الحاد و دہریت کے گرفتار پروفیسر و ماسٹر، جھوٹے اور مصنوعی اتفاق و اتحاد کے علمبردار ڈاکٹر و کمپاؤنڈر حضرات، کھرے اسلام اور کھری سنیت کی

Scanned by CamScanner

تبلیغ کرنے والے افراد کے خلاف شور مچائیں گے اور سادہ لوح عوام کو بھڑکائیں گے کہ دیکھو! ایسے گاڑھے وقت میں ایسی نازک گھڑی میں جب کہ ہندوستان کی سب سے اونچی کچہری سپریم کورٹ نے قرآن وحدیث کے خلاف فیصلہ کر کے اسلام کی جڑیں اکھیڑ دی ہیں۔ سنی مولوی اختلاف وانتشار کا مسئلہ کھڑا کر کے مسلمانوں میں پھوٹ ڈال رہے ہیں۔ سیاسی تقاضا تو یہ ہے کہ سارے کلمہ گو مسلمان چاہے وہ قادیانی ہوں یا نیچری، رافضی ہوں یا اسمٰعیلی، سنی ہوں یا وہابی، دہریہ ہوں یا الحادی، مودودی ہوں یا تبلیغی سب اس نازک موقع پر اپنے آپس کے تمام اختلافات کو بھلا دیں اور شیر وشکر ہو کر حکومت وقت سے آئینی جنگ لڑیں اور سپریم کورٹ کے اسلام شکن فیصلہ کو کالعدم قرار دلوائیں۔ ایسی کٹھن گھڑی میں اختلاف کی بات کرنا اسلام کی دشمنی اور مسلمانوں کے نصب العین کی مخالفت کرنا ہے۔

محترم قارئین! لیڈر اور مسٹر، پروفیسر اور بیرسٹر، ایڈیٹر ورائٹر وغیرہ حضرات جنہیں قرآنی احکام سے نہ تو واسطہ رہا نہ آئندہ امید ہے۔ وہ یورپین مزاج وتعلیم کے ذہنی طور پر غلام اور مقلد ہیں۔ یورپین مزاج والوں کے نزدیک اسلامی عقائد سے اختلاف کرنا جرم نہیں، ہاں اس اختلاف سے عامہ مسلمین کو آگاہ کرنا جرم ہے۔ مسلمان کہلاتے ہوئے کفری عقیدہ رکھنا کفری بول بولنا جرم نہیں، ہاں کلمہ گو کفری عقیدہ اور کفری بول کا رد کرنا جرم ہے۔ بارگاہ الٰہی جل شانہ کی شان میں گستاخی کرنا جرم نہیں، ہاں اس گستاخی کو گستاخی بتانا جرم ہے۔ سرکار مصطفیٰ ﷺ کی بارگاہ میں توہین کرنا جرم نہیں، ہاں اس توہین سے عوام کو آگاہ کرنا جرم ہے۔ بارگاہ رسالت کے گستاخوں کا سرکار مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء اور دیگر انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کو خدائے پاک کی درگاہ میں چمار سے بھی بڑھ کر ذلیل کہنا اور ذرۂ ناچیز سے بھی کمتر ٹھہرانا یہ کسی طرح کی گالی نہیں لیکن ان گستاخوں کو بے دین ومنافق کہنا ہمالیہ پہاڑ سے بھی بھاری گالی ہے۔ گویا منافقت کرنے والا تو مصلح امت ہے مگر اسے منافق بتانے والا فسادی اور جھگڑالو ہے۔ نماز میں سرکار مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کے خیال لانے کو بیل اور گدھے کے خیال سے ہزاروں درجہ بدتر قرار دے کر شان رسالت میں گستاخی کرنا جرم نہیں لیکن اس گستاخی کو عوام کی آگاہی کے لئے مجمع میں بیان کرنا جرم ہے۔ سرکار مصطفیٰ ﷺ کے صحابہ

کی شان میں تبرا بکنا اور ان کو گالی دینا جرم نہیں، ہاں تبرا بکنے والوں سے بیزاری کا اعلان کرنا جرم ہے۔ یزید پلید کو امیر المومنین اور حضرات اہل بیت پر جرح وقدح کرنا جرم نہیں لیکن یزیدیوں کی تردید وتقبیح کرنا جرم ہے۔ ائمہ مجتہدین امام اعظم ابوحنیفہ امام شافعی وغیرہم رضی اللہ عنہم کی عظمت پر تبرا برسانا جرم نہیں، ہاں تبرا برسانے والوں کے خلاف زبان کھولنا جرم ہے۔ حاصل گفتگو یہ ہے کہ مغربی ذہن رکھنے والوں کے نزدیک حق کو حق کہنا اور باطل کو باطل بتانا فتنہ وفساد کی جڑ ہے۔ ان کا مسلک یہ ہے کہ چور مسلسل چوری کرتا جائے مگر اسے چور نہ کہو، اس کے خلاف زبان نہ کھولو، اسے چوری کرنے دو۔ وہ معاشرہ کو تباہ کرتا جائے، گوارا کرو۔ کیوں کہ اگر اسے چور کہو گے تو وہ بدنام ہوگا اس کی انسانیت کی توہین ہوگی، لوگ اس سے نفرت کریں گے اس کو چھچھورا اور کمینہ سمجھیں گے۔ مجرم کی بے جا حمایت کرنا، اسے گلے لگا کر رکھنا نئی تہذیب کا اعلیٰ کمال ہے۔

پوست برکندہ حقیقت یہ ہے کہ مغربی تہذیب والے ایڈیٹر اور رائٹر، مسٹر اور ماسٹر وکیل اور بیرسٹر، لیڈر اور منسٹر حضرات، سرکار مصطفیٰ نبی الانبیاء شہنشاہ کونین ﷺ کے حقوق سے قطعی ناواقف ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بارگاہ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثنا کے ادب و تعظیم کی جو تعلیم دی ہے اس حد تک ان کی رسائی نہیں۔ سرکار اقدس ﷺ کے ساتھ امتی ہونے کی حیثیت سے جو محبت ووفاداری چاہئے اس کی تعلیم انہوں نے اپنے انگریزی اساتذہ سے پائی ہی نہیں۔ پنجاب کے مشہور فلسفی ڈاکٹر سر اقبال کے ذیل کے اشعار ان میں کے بہتیرے پڑھتے اور سنتے ہوں گے کہ ؎

(اے مسلمانو!)

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح وقلم تیرے ہیں
بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
گر باو نہ رسیدی تمام بولہبی ست

(ﷺ)

Scanned by CamScanner

یعنی اے مسلمان! تو قدم مصطفیٰ سے چٹ جا کہ ذات مصطفیٰ ہی سراپا دین ہے۔
(ﷺ) اور اگر تو ذات مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء سے وابستہ نہ ہوا تو یہ مکمل بولہبی ہے۔
(حاصل شعر کا ترجمہ)

شعر کہنا بھی آسان اور شعر پڑھنا بھی آسان۔ لیکن پیارے مصطفیٰ ﷺ کی وفاداری کا مفہوم سمجھنا اور وفادارانہ زندگی گزارنا یہ بہت ہی کٹھن کام ہے۔ جو لوگ مغربی تہذیب کی چمک دمک پر فریفتہ ہیں ان کے بس کی بات نہیں۔ وفاداریٔ سرکار مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی پہلی منزل یہ ہے کہ پیارے مصطفیٰ ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کرنے والے نجدی، دیوبندی افراد اور تعظیم مصطفیٰ ﷺ کے دشمن نیچریوں، ملحدوں، دہریوں سے بیزاری کا اعلان ہو، تعظیم مصطفیٰ ﷺ کی خاطر ان سب سے سلام و مصافحہ کا مقاطعہ ہو، ان کے ساتھ محبتانہ نشست و برخاست سے پرہیز ہو۔ مسلم پرسنل لاء کی جڑ سرکار مصطفیٰ علیہ التحیۃ و الثناء کی ذات اقدس ہے۔ جڑ کاٹ کر شاخ کو ہرا بھرا نہیں رکھا جا سکتا۔ سرکار مصطفیٰ ﷺ کے حق تعظیم کو تلف کرنے والے تمام سیاسی تقاضے دھوکے کی ٹٹی ہیں۔ وفادار مومن سیاست کا تقاضا وہیں تک پورا کرے گا جہاں تک تعظیم مصطفیٰ ﷺ کی حق تلفی نہ ہو، اور چونکہ مغربی ذہن والا انسان تعظیم مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کے حقوق کی قدر و قیمت سے نرا گنوار ہے اس لئے وہ ہر کام میں سیاسی تقاضوں کا ہی بار بار حوالہ دیتا ہے۔

اگر سیاسی تقاضا یہی ہے کہ مسلم پرسنل لا کی حمایت اور سپریم کورٹ کے فیصلہ کی مخالفت اس وقت کامیاب ہوگی جب ایک کوئنٹل حلوہ کو آدھا کوئنٹل گوبر میں ملا کر مجموعہ کا وزن بڑھا دیا جائے تو یہ تقاضا شیطانی ہے ایمانی نہیں۔ کیونکہ وزن تو ضرور بڑھ جائے گا مگر سو کلو پاک و صاف حلوہ اس اتحاد سے آن کی آن میں ناپاک گوبر ہو جائے گا۔ تعظیم مصطفیٰ ﷺ کا حق ادا کرنے والا بندۂ مومن مثل حلوۂ شیریں اور پاک ہے۔ توہین مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثنا کا حامی مثل گوبر تلخ اور ناپاک ہے۔ اور پھر بحمدہ تعالیٰ کلمہ گویانِ اسلام میں سنی اعتقاد والوں کی اکثریت ہے۔ اس اکثریت کا احتجاج سارے کلمہ گویوں پر بھاری ہے۔ پھر تعظیم رسول والوں کا توہین رسول والوں سے سمجھوتا کیا معنیٰ رکھتا ہے؟

مارچ ۱۹۸۵ء میں کیرلا ہائی کورٹ نے محمد فصیح کا نسیبل کے اپیل والے مقدمہ میں فیصلہ دیا کہ کیرل ریاست کا کوئی مسلمان جو گورنمنٹی ملازمت کرتا ہو وہ اپنے چہرہ پر داڑھی نہیں رکھ سکتا۔ چاندمل چوپڑا نے کلکتہ ہائی کورٹ میں قرآن مجید کے خلاف یہ مقدمہ دائر کیا کہ قرآن کی اشاعت پر پابندی عائد کر دی جائے۔ اپریل ۱۹۸۵ء میں ہندوستان کی سب سے بالا کچہری سپریم کورٹ نے وہ فیصلہ دیا جس نے مسلم پرسنل لاء کی کمر توڑ کر رکھ دی۔ یکم فروری ۱۹۸۶ء کو فیض آباد ججی کورٹ نے حکم صادر کیا کہ بابری مسجد ہندوؤں کے حوالے کی جائے تا کہ وہ اسے مندر بنا دیں۔

قابلِ غور امر یہ ہے کہ ججوں میں یہ حوصلہ کیوں پیدا ہوا کہ وہ بے دھڑک اسلام دشمن فیصلہ کرتے چلے جا رہے ہیں؟ اس کا ظاہری سبب جو کچھ بھی بتایا جائے لیکن حقیقی وجہ اور اصلی سبب یہ ہے کہ دور حاضر کا اکثر مسلمان محبت مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثنا، تعظیم مصطفیٰ علیہ التحیۃ و الثنا، وفاداریٔ مصطفیٰ ﷺ کے مسئلہ میں ایک مردہ لاش کی طرح ہو چکا ہے۔ اگر پیارے مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثنا کی ذات سے محبت ہوتی تو شریعت مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء سے گہرا لگاؤ ہوتا اور شریعت کے خلاف دھاندھلی نہ کرتا۔ داڑھی منڈوا کر اپنے آقا و مولیٰ ﷺ کو دکھی نہ کرتا۔ اپنے مال کی زکاۃ ادا نہ کر کے قہر ربانی کا حقدار نہ ہوتا۔ اپنے کھیت کی پیداوار کا عشر یعنی زکوٰۃ اپنے بال بچوں کو نہ کھلاتا، سنیما بینی کی لعنت میں اپنے لڑکوں، لڑکیوں، بہنوں، بہوؤں کو گرفتار کر کے بے حیا نہ بناتا۔ کافرانہ، فاسقانہ لباس پہنا کر اپنے بیٹے اور بیٹیوں کو حیا باختہ نہ بناتا، رمضان شریف کے مہینے کا احترام کرتا، ماہ رمضان کے دنوں میں جسے بلا عذر شرعی کھاتے پیتے دیکھتا اس کا بائیکاٹ کرتا۔ باپ کے انتقال کرنے پر اپنی بہن کا شرعی حصہ ہڑپ نہ کرتا۔ باپ کی دوکان، زمین، باغ، مکان میں اپنی بہن، اپنی حقیقی اور سوتیلی ماں کا جس قدر شرعی حصہ ہے اسے حقداروں کو سپرد کرتا۔ اگر تعظیم مصطفیٰ ﷺ کے حق کو مقدم رکھتا تو ذات مصطفیٰ ﷺ کی توہین کرنے والوں، صحابہ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء پر تبرّا کرنے والوں، اہل بیت مصطفیٰ ﷺ سے عداوت رکھنے والوں سے تنکا توڑ الگ تھلگ رہتا، ان کے یہاں لڑکے اور لڑکی کی شادی بیاہ کا رشتہ قائم نہ کرتا۔

Scanned by CamScanner

اگر پیارے مصطفیٰ ﷺ کا وفادار ہوتا تو مغربی تہذیب والوں کا رنگ قبول نہ کرتا، عقائد دینیہ سے آزاد خیال دہریوں، شریعت اسلامیہ نیز داڑھی کا مذاق اڑانے والے ملحدوں سے اسطرح گھن کھاتا جس طرح لوگ کوڑھی سے گھن کھاتے ہیں۔ اور جب دور حاضر کا مسلمان حبِ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء، تعظیم مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء، وفاداریٔ مصطفیٰ ﷺ کے حقوق ملیامیٹ کر چکا تو غیرت الٰہی جل شانہ نے اسے تائید ربانی اور نصرت آسمانی سے محروم کر دیا۔ جس کے نتیجے میں آج دن دہاڑے مسلمانوں کے حقوق پامال کیے جا رہے ہیں۔ ان کے مذہبی مسائل میں کھلے عام مداخلت کی جا رہی ہے۔ ان کی مسجد کو مندر بنایا جا رہا ہے۔

مسلمانو! تائید ربانی ہی وہ اَن دیکھی غیبی طاقت ہے جس سے اِنْ شَاءَ اللہ تعالیٰ تمہارے حقوق بحال ہوں گے، تمہاری مسجدیں تمہیں واپس ملیں گی، تمہارے مذہبی امور میں کوئی مداخلت کی جرأت نہ کر سکے گا۔ لیکن تائید ربانی کی نعمت تمہیں کیسے ملے گی تو اس کی تلاش گزشتہ سطور (پچھلے مضمون) میں کرو!

اب آخر میں استغاثہ کے کلمات پیش کر کے یہ مضمون ختم کیا جا رہا ہے۔

دہائی یا رسول اللہ دہائی — گوشالِ اہلِ بدعت کیجئے
دہائی یا نبی اللہ دہائی — گوشالِ اہل بدعت کیجئے
غوثِ اعظم آپ سے فریاد ہے — زندہ پھر یہ پاک ملت کیجئے

یا خدا تجھ تک ہے سب کا منتہیٰ
اولیاء کو حکمِ نصرت کیجئے

(ماخوذ از مضامین بدر ملت، صفحہ ۲۳۳ تا ۲۴۴)

اپنے شہر میں رضا آڈیو چینل شروع کیجیے۔

آج کے پرفتن دور میں پیغام اعلیٰ حضرت گھر گھر پہنچانے کیلئے حضور تاج الشریعہ کی اجازت سے رضا آڈیو چینل کئی شہروں میں شروع کیا گیا ہے۔ اس کی وجہ سے کئی گھروں سے ٹی وی نکل چکا ہے۔ یہ دین کی تبلیغ کا بہترین ذریعہ ہے اور اس کو کسی بھی شہر میں شروع کرنا نہایت آسان ہے۔
تفصیل کیلئے ویب سائٹ دیکھئے: www.RazaAudioChannel.com

موجودہ حالات اور مسلمانانِ ہند

(بحر العلوم حضرت علامہ مفتی محمد عبد المنان اعظمی مصباحی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم، أما بعد

آج کل دُنیا کے مسلمانوں پر عموماً اور ہندستان کے مسلمانوں پر خصوصاً مصائب وآلام کے جو پہاڑ ٹوٹ رہے ہیں، ان کے خلاف ظلم وطغیان کی جو آندھیاں اُٹھ رہی ہیں وہ محتاجِ بیان نہیں جب کہ فتنوں سے مقابلے کی ہمت بھی مسلمانوں سے رُخصت ہو چکی ہے اور قوت مزاحمت نے دَم توڑ دیا ہے۔ اُمتِ مرحومہ اَب چہار جانب نا اُمیدیوں کے اندھیروں میں بھٹک رہی ہے ؎

اُسی کشتی کو نہیں تابِ تلاطم صدحیف
جس نے رُخ پھیر دیے تھے کبھی طوفانوں کے

قرآنِ عظیم میں مسلمانوں پر آنے والی مصیبتوں کے اَسباب وعلل پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ ارشادِ ربانی ہے:

آیت ۱: وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ
(سورۂ شوریٰ، آیت ۳۰)

ترجمہ کنزالایمان ''اور تمھیں جو مصیبت پہونچی وہ اس کے سبب سے ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کمایا اور بہت کچھ تو معاف فرما دیتا ہے۔''

بُرے اَعمال کا نتیجہ اتنا شدید ہوتا ہے کہ آسمانی مدد روک لی جاتی ہے اور درد وتکلیف میں ڈوبی ہوئی التجا بھی قبولیت کے در سے ٹھکرا دی جاتی ہیں۔ حدیث شریف میں ہے:

الرجل يطيل السفر أشعث أغبر يمد يديه إلى السماء يقول يا رب يا رب ومطعمه حرام ومشربه حرام وملبسه حرام وغذي بالحرام فأنى يستجاب لذلك (صحیح مسلم وسنن ترمذی)

Scanned by CamScanner

یعنی پریشان حال، پریشان بال، خستہ وخراب مسافر، بے قراری میں آسمان کی طرف ہاتھ اُٹھا کر یارب یارب پکارتا ہے، ادھر اس کا کرتوت یہ ہے کہ اس کا کھانا حرام، پینا حرام، لباس حرام اور غذا حرام۔ ایسی حالت میں اس کی فریاد کیسے سنی جائے گی؟

دوسری جگہ فرمایا گیا:

آیت ۲: الٓمّٓ ۝ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَكُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ (سورۂ عنکبوت آیت ۱، ۲)

ترجمہ کنزالایمان ''کیا لوگ اس گھمنڈ میں ہیں کہ اتنی بات پر چھوڑ دیے جائیں گے کہ کہیں ہم ایمان لائے اور ان کی آزمائش نہ ہوگی؟''

یعنی ایمان لانے کا مطلب یہ نہیں کہ مومن مصیبتوں سے چھوٹ گیا اور حادثوں سے محفوظ ہوگیا۔ خوب سمجھ لو کہ آزمائش کی بھٹیوں میں تپایا جائے گا اور امتحان کی کڑی دھوپ سے گزارا جائے گا۔ لہٰذا سمجھ میں آگیا کہ مسلمانوں پر مصیبت آنے کی دو وجہ ہیں۔ یا تو قومِ مسلم کی آزمائش اور امتحان مقصود ہے یا پھر وہ ان کی غلط حرکتوں کی سزا ہے۔

اگر پریشانیوں کی وجہ آزمائش ہے تو مسلمان کو ہمت نہیں ہارنی چاہیے، حوصلے نہیں چھوڑنا چاہیے۔ طوفانوں کا مردانہ وار مقابلہ کرے اور حوادث کی بھٹی سے صبر و استقلال کا جھنڈا ہاتھ میں لیے کندن بن کر باہر آئے۔ تب ان شاء اللہ وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ (تم ہی سربلند ہو) کا جلوہ تمھارے سامنے ہوگا۔

اور اگر یہ مصائب تمھارے برے کرتوت کی سزا ہوں، اس وقت بھی خدا کی رحمت سے مایوس نہ ہونا چاہیے۔ اللہ ہی کی بارگاہ میں لوٹو۔ اس سے توبہ واستغفار کرو، روؤ، گڑگڑاؤ، اور اپنے اعمال پر نظرِ ثانی کرو۔ برائیوں سے باز آؤ اور نیکیوں پر عمل کرو تو اللہ تعالیٰ تمھارے دن پھیر دے گا اور زندگی کی مسکراہٹیں تمھارا استقبال کریں گی۔

آیت ۳: وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَیِّئًا ؕ عَسَى اللّٰهُ اَنْ یَّتُوْبَ عَلَیْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ

ترجمہ کنزالایمان ''اور کچھ اور ہیں جو اپنے گناہوں کے مقر ہوئے، اور ملایا ایک اچھا کام اور دوسرا برا۔ قریب ہے کہ اللہ ان کی توبہ قبول کرے۔ بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔'' (سورۂ توبہ، آیت ۱۰۲)

یعنی اور ایسے اعتراف کرنے والے جنھوں نے نیک و بد دونوں ہی قسم کے اعمال کیے اللہ ان کی توبہ قبول کرے گا، وہ تو بڑا ہی توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

اگر ہم نے درج بالا آیتوں پر غور کیا ہوتا اور اس کے تقاضوں کو پورا کیا ہوتا تو ہماری بے کسی اور بے بسی کا یہ عالم نہ ہوتا جس میں آج پوری قوم مبتلا ہے۔ کلمہ پڑھ کر ہم اس درجہ مطمئن ہوگئے کہ ہزار فتنے برپا ہوں، قیامتیں ٹوٹیں، ہم جگنے کا نام ہی نہیں لیتے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے موت سے شرط باندھ لی ہو! اگر ان آیات سے ہم نے کچھ سبق لیا ہوتا تو موجودہ حالات میں ہم سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہوتے، گناہوں سے توبہ کرتے اور اپنے اعمال کا جائزہ لے کر ان کی اِصلاح کرتے، اور حالات سے مقابلے کا حوصلہ پیدا کرتے۔

الغرض اس وقت حالات کے سدھارنے کے دو فارمولے نظر آتے ہیں:

(۱) ایک تو وہ کہ جس کا مطالبہ عرصے سے سنگھ پریوار مسلمانوں سے کر رہا ہے، جس کے لیے کبھی تو بھارتیہ کرن کا نعرہ لگایا جاتا ہے اور کبھی قومی دھارے میں شمولیت کی بات کہی جاتی ہے، تو کبھی یکساں سول کوڈ کا قضیہ کھڑا کیا جاتا ہے، اور کبھی محمدی ہندو کی اصطلاح بولی جاتی ہے۔

(۲) اور دوسرا فارمولہ وہی ہے جس کی طرف مذکورہ بالا آیاتِ الٰہی میں اشارہ کیا گیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ رجوع الی اللہ، اصلاحِ اعمال اور حالات کا مردانہ وار مقابلہ ؎

حدیث بے خبراں ہے تو باز مانہ بساز　　زمانہ با تو نہ سازد تو باز مانہ ستیز

جہاں تک پہلے فارمولے کا تعلق ہے تو وہ کسی اعتبار سے درست نہیں اور اس کا کیا حشر ہوا یہ بھی سب جانتے ہیں۔ آزادیِ ہند کی تاریخ شہادت دیتی ہے کہ ہندوستانی مسلمان کسی نہ کسی طرح ایک بار اس فارمولے پر عمل کر چکے ہیں اور یہ فارمولہ بری طرح ناکام ہو چکا

Scanned by CamScanner

ہے۔ ہندوؤں کی کئی رسمیں قبول کر لینے کے بعد بھی مسلمانوں کی نہ جان چھوٹی نہ مظالم میں کوئی کمی ہوئی۔ یہاں تک کہ اس کا انجام ملک کی تقسیم تک پہنچا۔ پس جب یہ نسخہ ایک بار آزمایا جاچکا ہے اور اس کا کوئی فائدہ بھی مسلم اقلیت کو حاصل نہ ہوا تو اب دوبارہ اُسی کو آزمانا عبث اور بے کار ہے۔ من جرب المجرب حلت به الندامة

یعنی آزمائے ہوئے کو آزمانا باعثِ ندامت وشرمندگی ہے۔

اس لئے مسلمانوں کے لیے موجودہ صورتِ حال میں صرف وہی قرآنی نسخہ مفید ہے جس کی طرف سطورِ بالا (مضمون کے شروع) میں اشارہ کیا گیا یعنی رجوع الی اللہ، اصلاحِ اعمال، عزم واستقلال کے ساتھ حوادث سے مقابلے کا حوصلہ اور ہر معاملہ میں اللہ تعالیٰ پر کامل بھروسا ؎

ایں نمی گویم کہ ترکِ کار کن　　کار کن وتکیہ بر جبار کن

یعنی میں یہ نہیں کہتا کہ کام چھوڑ کر بیٹھ رہو۔۔۔ کام کرو اور بھروسہ خدائے جبار پر رکھو۔

(ملخصاً از موجودہ حالات اور مسلمان)

نعتیہ محفل سجایئے۔

نعت خوانی کے فائدے بے شمار ہیں۔ اس کی وجہ سے دلوں میں عشق رسول ترقی پاتا ہے اور تقویٰ و پرہیز گاری پیدا ہوتی ہے۔ اس کیلئے ہفتے میں ایک گھنٹہ مقرر کرلیں۔ طریقہ یہ ہو کہ سب مل کر پڑھیں اور صرف مستند علماء کے کلام پڑھے جائیں جن میں سچی تاثیر ہوتی ہے۔ عوام کی آسانی کیلئے حدائق بخشش، سامان بخشش، قبالۂ بخشش، ذوق نعت اور سفینۂ بخشش کے مشہور کلام کو پاکٹ سائز کتاب نوری محفل میں جمع کر دیا گیا ہے۔ اس کتاب کو نصف قیمت میں حاصل کرنے کیلئے صرف واٹس ایپ سے رابطہ کریں۔ 965-786-1546

ایمان کی حقیقت

ایمان کے حقیقی وواقعی ہونے کو دو باتیں ضرور ہیں، محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت کو تمام جہان پر تقدیم۔ تو اس کی آزمائش کا یہ صریح طریقہ ہے کہ تم کو جن لوگوں سے کیسی ہی تعظیم، کتنی ہی عقیدت، کتنی ہی دوستی، کیسی ہی محبت کا علاقہ ہو جیسے تمہارے ماں باپ، تمہارے استاد، تمہارے پیر، تمہاری اولاد، تمہارے بھائی، تمہارے احباب، تمہارے بڑے، تمہارے اصحاب، تمہارے مولوی، تمہارے مفتی، تمہارے واعظ وغیرہ وغیرہ کسے باشد۔ جب وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کریں اصلاً تمہارے قلب میں ان کی عظمت، ان کی محبت کا نام ونشان نہ رہے۔ فوراً ان سے الگ ہو جاؤ۔ ان کو دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو۔ ان کی صورت، ان کے نام سے نفرت کھاؤ۔ پھر نہ تم اپنے رشتے، علاقے، دوستی، الفت کا پاس کرو۔ نہ اس کی مولویت، مشیخت، بزرگی، فضیلت کو خطرے میں لاؤ کہ آخر یہ جو کچھ تھا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کی غلامی کی بنا پر تھا۔ جب یہ شخص انھیں کی شان میں گستاخ ہوا پھر ہمیں اس سے کیا علاقہ رہا؟ اس کے جبے، عمامے پر کیا جائیں۔ کیا بہتیرے یہودی جبے نہیں پہنتے؟ عمامے نہیں باندھتے؟ اس کے نام علم وظاہری فضل کو لے کر کیا کریں۔ کیا بہتیرے پادری بہ کثرت فلسفی بڑے بڑے علوم وفنون نہیں جانتے؟ اور اگر یہ نہیں بلکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقابل تم نے اس کی بات بنانی چاہی، اس نے حضور سے گستاخی کی اور تم نے اس سے دوستی نباہی یا اسے ہر برے سے بدتر برا نہ جانا یا اسے برا کہنے پر برا مانا یا اسی قدر کہ تم نے اس امر میں بے پرواہی منائی یا تمہارے دل میں اس کی طرف سے سخت نفرت نہ آئی تو للہ! تمھیں انصاف کر لو کہ تم ایمان کے امتحان میں کہاں پاس ہوئے؟ قرآن و حدیث نے جس پر حصول ایمان کا مدار رکھا تھا اس سے کتنی دور نکل گئے۔

مسلمانو! کیا جس کے دل میں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم ہوگی وہ ان کے بدگو کی وقعت کر سکے گا اگرچہ اس کا پیر یا استاد یا پدر ہی کیوں نہ ہو؟ کیا جسے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام جہان سے زیادہ پیارے ہوں، وہ ان کے گستاخ سے فوراً سخت شدید نفرت نہ کرے گا؟ اگرچہ اس کا دوست یا برادر یا پسر ہی کیوں نہ ہو۔ للہ اپنے حال پر رحم کرو۔"

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (تمہید ایمان صفحہ ۱۲ شائع کردہ، جماعت رضائے مصطفےٰ کلکتہ)

Scanned by CamScanner

جماعت رضائے مصطفےٰ کا پیغام

آج اگر ہم اپنے ملک کا جائزہ لیں تو یہاں کا ماحول بڑی تیزی کے ساتھ ہمارے خلاف کیا جارہا ہے۔ گاؤں سے لے کر شہر تک، اسکول سے لے کر یونیورسٹی تک، تجارت سے لے کر سیاست تک، پورے ملک کا ماحول بڑی تیزی کے ساتھ ہمارے خلاف کیا جارہا ہے۔ جس کے اثرات پورے ملک میں دیکھے جارہے ہیں۔ نفرت وتعصب کا ایسا خطرناک ماحول تیار کیا گیا ہے جس نے دھیرے دھیرے پورے ملک کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ جس کی وجہ سے آج مسلمان شدید ذہنی اذیتوں میں گرفتار ہے۔ نت نئے پروپیگنڈے، ناکردہ جرائم میں گرفتاری، شریعت مطہرہ میں بے جا مداخلت اور ماب لنچنگ جیسے واقعات نے مسلمانوں کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ آج مسلمان کرب انگیز اور خوفناک صورتحال سے دوچار ہے۔ سوال یہ ہے کہ اب ان حالات کا مقابلہ کیسے کیا جائے؟ اپنی عظمتِ رفتہ اور اعتماد کو کیسے بحال کیا جائے؟ مسلمانو! ہم نے احتجاج کر کے دیکھ لیا، احتجاجی جلوس اور سیاسی پارٹیوں کے ساتھ مل کر ان کی جے کار بھی کر لی۔ مگر حالات خراب سے خراب تر ہوتے چلے گئے۔ لہٰذا اگر واقعی ماحول کو تبدیل کرنا ہے تو پہلے اپنے آپ کو تبدیل کرو۔ لوٹ آؤ اپنے دین کی طرف، اللہ کے دین کی طرف۔ نیتاؤں کے وعدوں پر اعتماد کرنے کے بجائے اللہ کے سچے وعدوں پر بھروسہ کرو۔ اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے:

وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ یعنی اور نہ سستی کرو اور نہ غم کھاؤ تم ہی غالب آؤ گے اگر ایمان رکھتے ہو۔ (سورۃ آل عمران آیت 139)

مسلمانو! گناہوں سے سچی توبہ کر لو۔ نمازوں سے اپنی مسجدوں کو آباد کر دو۔ آپس میں اسلامی اخوت ومحبت پیدا کرو۔ ایک دوسرے کی مدد کرو۔ اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو۔ اللہ کے محبوبوں کے دامن کرم کو پوری سختی کے ساتھ پکڑ لو۔ پوری مضبوطی کے ساتھ ان کے دامن کرم سے وابستہ ہو جاؤ اور پھر انہیں محبوبوں کے وسیلے سے گڑگڑا کر اللہ کی بارگاہ میں دعا کرو۔ ان شاء اللہ تعالیٰ، اللہ کی مدد ضرور آئے گی، کامیابی ضرور ملے گی۔

از: مفتی اختر رضا مصباحی، جماعت رضائے مصطفےٰ ممبئی

حضور تاج الشریعہ نے فرمایا تھا:

" رضا آڈیو چینل ٹی وی اور ویڈیو کا بہتر متبادل ہے۔"

آج معاشرے کو سب سے زیادہ نقصان ٹی وی اور ویڈیو سے ہو رہا ہے۔ اس میں ناچ گانوں کے علاوہ ایسے پروگرام ہوتے ہیں جن کی وجہ سے لوگوں کا ایمان خطرے میں پڑ گیا ہے۔ لہٰذا اس سے مقابلے کیلئے رضا آڈیو چینل شروع کیا گیا ہے۔ جس میں صرف آواز ہوتی ہے اور اسپیکر بوکس استعمال کیے جاتے ہیں۔ یہ روزانہ صبح 5 بجے سے رات 11 بجے تک شاندار آواز میں اذان، نعت و بیانات، تلاوت قرآن اور بہترین دینی پروگرام نشر کرتا ہے۔ اس کی وجہ سے کئی گھروں سے ٹی وی نکل چکا ہے۔ یہ دین کی تبلیغ کا بہترین ذریعہ ہے اور اس کو کسی بھی شہر میں شروع کرنا نہایت آسان ہے۔ ویب سائٹ دیکھئے: www.RazaAudioChannel.com

ارشاد قرآن: سن لو! اللہ کی یاد ہی میں دلوں کا چین ہے اللہ کا ذکر ایمان والوں کے دلوں کا سکون اور شیطان کے حملوں سے نجات کا ذریعہ ہے۔ لہٰذا اپنے شہر اور علاقے میں ذکر الٰہی کی محفل اور دینی تربیتی نشست قائم کرنے کیلئے جماعت رضائے مصطفےٰ ممبئی سے رابطہ کریں:
9967647866, 9819489598

اکابر علماء و بزرگوں کی نعتوں میں وہ اثر پایا جاتا ہے جو پڑھنے والوں کو عشق و ایمان کی حرارت عطا کرتا ہے۔ نعت پاک کی برکت سے دلوں کی سیاہی دور ہوتی ہے۔ عوام کی آسانی کیلئے حدائق بخشش سامان بخشش قبالۂ بخشش ذوق نعت اور سفینۂ بخشش کے مشہور کلام کو پاکٹ سائز کتاب نوری محفل میں جمع کر دیا گیا ہے۔

لوگوں کے اخلاق کو خراب کرنے والی ٹی وی اور ویڈیو سے زیادہ خطرناک شاید ہی اور کوئی چیز ہو۔ جس وقت اس کو آئینہ کی مثل کہہ کر جائز قرار دینے کی کوشش کی گئی تو حضور تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں ازہری علیہ الرحمہ نے زبردست دلائل سے واضح کر دیا کہ ٹی وی کے شیشے پر نظر آنے والی تصویر یقیناً تصویر ہی ہے جو احادیث کے حکم کے مطابق حرام و ناجائز ہے۔ آپ نے تعلیمات اعلیٰ حضرت کی روشنی میں اس کا شرعی حکم بیان فرمادیا جو "ٹی وی اور ویڈیو کا آپریشن" کے نام سے شائع ہوا۔ اس کتاب کی تصدیق اکابر علماء و مشائخ عظام نے فرمائی ہے۔ اس کو عام کرنا وقت کی ضرورت ہے۔ (50% میں گھر بیٹھے حاصل کریں 9657861546)

یہ کتاب یا حضور تاج الشریعہ کی کوئی بھی کتاب فتاویٰ رضویہ، فتاویٰ تاج الشریعہ، فتاویٰ مفتی اعظم فتاویٰ حجۃ الاسلام، بہار شریعت، قانون شریعت اور حدیث کی کوئی بھی کتاب ہندوستان میں کہیں بھی گھر بیٹھے آدھی قیمت میں منگوانے کیلئے
صرف واٹس ایپ کیجئے: 9657861546

اہلسنت کی جماعت ہے رضائے مصطفےٰ
اپنے شہر میں سیدنا اعلیٰ حضرت کی قائم کردہ تنظیم جماعت رضائے مصطفےٰ کی شاخ قائم کیجیے اور اس کے پرچم تلے دین و سنیت کی تبلیغ و اشاعت کا کام انجام دیجیے۔ اس کیلئے ویب سائٹ دیکھیے۔
www.jamatrazaemustafa.org

Rs. 30/-

Scanned by CamScanner